٦- نامه بمادر

تمہید : ماں اور اولاد کے درمیان محبت بالکل فطری ہے۔ماں کی شخصیت بچے کے لیے ایک نعمت اور رحمت سے کم نہیں۔ماں اپنے بے بس و مجبور بچے کو دودھ پلاتی ہے، اسے نہلاتی دھلاتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔لیکن یہ بھی اتنا ہی سچ ہے کہ ماں اور اولاد میں اکثر جدائی بھی ہوجاتی ہے۔موجودہ زمانہ تعلیم کا زمانہ ہے۔لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے شہر چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔شاعر نے اسی حقیقت کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس نظم کی تخلیق کی ہے۔ماں کو شکایت ہے کہ سفر اختیار کرنے کے بعد بیٹا اسے بھول گیا ہے جبکہ واقعہ صرف اتنا ہے کہ بیٹے کا خط قدرے دیر سے پہنچا۔اسی سبب ماں بے چین ہوگئی اور بیٹے سے شکایت کرنے لگی۔اس سے ماں کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔یہ نظم بہت رواں اور متاثر کن ہے۔

تعارفِ شاعر: محمد حسین علی آبادی ۱۹۰۹ء میں تہران میں پیدا ہوئے۔تہران ہی میں تعلیم حاصل کی۔۱۹۳۲ء میں فرانس جا کر پیرس یونیورسٹی میں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور مختلف علوم میں مہارت حاصل کی۔انھوں نے حقوقِ انسانی کے میدان میں بڑی خدمات انجام دیں۔۱۹۹۸ء میں ۸۷ سال کی عمر میں تہران میں ان کا انتقال ہوا۔

ای نگهدارِ من و سروَرِ من   ای خداوندِ من ای مادرِ من
نامه‌ات آمد و گریانم کرد   گِلـه هـای تو پریشانم کرد
اندکی نامهٔ من دیر رسید   وز تو صد نالهٔ دلگیر رسید
ناله کم کُن که ندارد اسفی   گـر بمیرد پِسَرِ ناخلفی
بگمانت که چو رفتم به سفر   کردم از مادرِ خود صرفِ نظر؟
آتشِ اُلفتِ دیرین شد سرد   پسرت رفت و فراموشت کرد؟
بی تو نزدم همه دنیا هیچ است   بازی و رقص و تماشا هیچ است
نامه گر دیر رسد حوصله کُن   زمن از بهر خدا کم گِله کن

که بجان از غمِ تو سوخته ام
وز تو نازك دلی آموخته ام

(محمد حسین علی آبادی)

خلاصه در فارسی : پسری نامهٔ مادرِ خویش می یابد۔ دراین نامه مادر شکایت کرد که پسر او را فراموش کرده است۔ این نظم جوابِ پسر به مادر است۔ پسر مادرِ مهربان را نگهدار و سرور و خداوندِ خود می گوید۔ او گوید که بعد از یافتنِ نامهٔ تو مَن پریشان شده ام و گریان می کنم۔ نامهٔ من دیر رسید از این سبب تو دلگیر هستی۔ پسر مادر را نصیحت می کند که ناله مکن که چون پسرِ ناخلفی بمیرد،

تاسّف نباید کرد۔ تو گمان می کنی که من از طرفِ تو صَرفِ نظر کرده اَم و ترا فراموش کرده ام۔ او می گوید : ای مادرِ من ! بی تو بازی و رقص و تماشا کجا ، همه دنیا در نظر من هیچ است۔ چون نامهٔ من دیر رسد بد گمان مشو و گِله مکن که از غمِ تو جانِ من سوخته است۔ این نازك دلی من از تو آموخته ام۔

خلاصہ (اُردو) : ایک بیٹے کو ماں کا خط ملا جس کے جواب میں یہ منظوم خط لکھا گیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اے مادرِ مہربان! تیرے خط نے مجھے رُلا دیا اور تیرے گلے شکووں نے مجھے بے چین کر دیا۔ میرا خط دیر سے پہنچنے کی وجہ سے تو سمجھتی ہے کہ تجھ سے دور رہ کر میں تجھے بھول گیا ہوں اور تیری محبت میرے دل سے نکل گئی ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ تیرے بغیر میری نظر میں ساری دنیا کی کوئی حیثیت نہیں۔ میرا خط دیر سے ملے تو صبر کر اور خدا کے لیے شکایت نہ کر کہ میں خود تیری جدائی میں تڑپ رہا ہوں کیونکہ میں نے یہ نازک دلی تجھی سے سیکھی ہے۔

فرهنگ (Glossary)

نگهدار	دیکھ بھال کرنے والا	Guardian
سَروَر	رہبر، رہنما	Leader, chief
نامه ات	تیرا خط	Your letter
گِریه	رونا	Weep
اندك	کم	Little, few
دلگیر	اُداس	Sad
ناله	فریاد، رونا	Lamentation
اسفی	افسوس	Sorrow
ناخلف	نافرمان	Disobedient
صرفِ نظر	نظرانداز	Waiving
آتشِ اُلفت	محبت کی آگ	Fire of love
دیرین	طویل عرصے سے	Prolong
بی تُو	تیرے بغیر	Without you
هیچ	معمولی، بے وقعت	Nothing, insignificant
بازی	کھیل	Play, game
تماشا	کھیل، تفریح	Entertainment
سوختن	جلنا	To burn
آموختن	سیکھنا	To learn

Exercise / پرسش

۱۔ قوس میں دیے ہوئے مناسب الفاظ سے مصرعے مکمل کیجیے۔

Complete the lines by choosing correct alternative from the bracket.

۱۔ نامه ات آمد و .... کرد (بریانم / گریانم)

۲۔ وز تو .... دلگیر برسید (برناله / صد ناله)

۳۔ بی تو .... همه دنیا هیچ است (نزدم / کردم)

۴۔ ز من از بهر خدا کم .... کن (صِله / گِله)

۲۔ نظم سے زیرِ اضافت کی مثالیں تلاش کر کے لکھیے۔ Find examples of zer-e-izafat from the poem.

۳۔ درج ذیل معمہ حل کیجیے۔ Solve the following crossword.

د			
گ			
ر		ر	س

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی فارسی ضد لکھیے۔ Write Persian antonyms of the following words.

گریه ، فراموش ، کَم ، اُلفت ، غم ، نازك

۵۔ نظم سے اپنی پسند کا کوئی شعر لکھیے اور پسندیدگی کی وجہ بھی لکھیے۔

Write a couplet of your choice from the poem and justify your choice.

٦۔ مندرجہ ذیل حصۂ نظم کا ترجمہ اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Translate the following couplets of the poem into Urdu or English.

بگمانت که چو رفتم به سفر   کردم از مادرِ خود صرفِ نظر؟

آتشِ اُلفتِ دیرین شد سرد   پسرت رفت و فراموشت کرد؟

۷۔ احسان باخلقِ خدا

تمہید : برق رفتار زندگی نے اعلیٰ اخلاقی اقدار کو بڑی ضرب پہنچائی ہے۔ خودغرضی ہر انسان کے دل میں جاگزیں ہوچکی ہے۔ ہر ایک کو اپنی فکر ہے۔ وہ ذاتی آسائش اور آرام کی آرزو میں انسانی رشتوں کو بھی بھلا چکا ہے۔ ہم نے اخبارات میں ایسی بہت سی خبریں پڑھی ہیں جن میں بیٹا اپنے ماں باپ کو بے یار و مددگار چھوڑ کر اپنی دنیا الگ بسا لیتا ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ماحول کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جائے اور انسان کو ایک بار پھر ہمدردی، غمگساری، نیکی کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا جائے۔ شیخ سعدی شیرازی کی یہ نظم اسی سمت کی گئی ایک کوشش ہے۔ ممکن ہے کہ اس کے مطالعے کے بعد کسی شخص میں نیکی کا جذبہ پیدا ہوجائے اور وہ نیکی کے راستے پر چل پڑے۔ یہی اس نظم کی کامیابی کی دلیل ہوگی۔

تعارفِ شاعر: شیخ سعدی شیرازی : (۱۱۸۴ء تا ۱۲۹۱ء) شیخ مشرف الدین سعدی شیراز میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم شیراز میں اور اعلیٰ تعلیم بغداد کے مدرسۂ نظامیہ میں حاصل کی۔ انھوں نے علامہ ابنِ جوزی سے دینی تعلیم لی اور شیخ شہاب الدین سہروردی سے روحانی فیض حاصل کیا۔ سعدؔی نے تیس سال تک تعلیم حاصل کی، تیس سال تک سیاحت کی اور آخر میں تیس سال گوشہ نشینی اختیار کر کے تصنیف و تالیف کا کام کیا۔ سعدی فارسی کے سب سے زیادہ مقبول شاعر و ادیب ہیں۔ انھوں نے قصیدہ، غزل، رباعی، قطعہ غرض ہر صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی۔ ان کی غزلیات مشہور ہیں۔ ان کی تصنیفات میں گلستان اور بوستان سب سے زیادہ مقبول ہیں۔ بوستان نظموں کا مجموعہ ہے۔ اس میں دس باب ہیں جو اخلاقی اور سماجی مسائل کا احاطہ کرتے ہیں۔ گلستان فارسی نثر کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا موضوع بھی اخلاقی ہے۔ اس میں آٹھ باب ہیں۔ گلستان اپنی فصاحت و بلاغت اور شگفتگی کے لیے مشہور ہے۔ بلاشبہ سعدؔی ایک عظیم شاعر اور معلمِ اخلاق تھے۔ سعدؔی نے شیراز میں ہی انتقال فرمایا۔ ان کا مزار 'سعدیہ' کے نام سے مشہور ہے۔

یکی در بیابان سگِ تشنه یافت ۔۔۔ برون از رمق در حیاتش نیافت
کله دلو کرد آن پسندیده کیش ۔۔۔ چو حبل اندران بسته دستار خویش
بخدمت میان بست و بازو کشاد ۔۔۔ سگِ ناتوان را دمی آب داد
خبر داد پیغمبرؐ از حالِ مرد ۔۔۔ که داور گناهانِ او عفو کرد
الا گر جفاکاری اندیشه کن ۔۔۔ کرم پیشه گیر و وفا پیشه کن
کسی باسگی نیکوئی گم نکرد ۔۔۔ کجا گم شود خیر بانیك مرد
کرم کن بران کت بر آید زدست ۔۔۔ جهان بان در خیر هر کس نه بست
گرت در بیابان نه باشد چهی ۔۔۔ چراغی بنه در زیارت گهی
بقنطار زر بخش کردن ز گنج ۔۔۔ نه چندان که دیناری از دست رنج
تو با خلق نیکو کن اے نیك مرد ۔۔۔ که فردا نگیرد خدا بر تو سخت

گر از پا در آید نماند اسیر
که افتادگان را بود دستگیر

(شیخ سعدی شیرازی)

خلاصه در فارسی : این نظم نصیحت آموز است۔ شاعر می گوید که شخصی در بیابان سگِ تشنه یافت که رمقِ حیات در او باقی نبود۔ آن شخص کلاہِ خود را دلو کرد و دستارِ خویش را چون حبل در آن بست۔ ازین طور آب حاصل کرده سگِ ناتوان را داد۔ پیغمبرؐ خبر داد که خدای تعالیٰ گناهانِ آن شخص را عفو کرد۔ شاعر ما را نصیحت می کند که جفا کاری ترك کرده کرم اختیار کنیم۔ اگر نیکی با سگ ضائع نه شود، خیر با نیك مرد کجا ضائع شود؟ شاعر ما را هدایتِ کرم کردن می دهد۔ گر ما در بیابان چاهی نتوانیم ساخت، ما را باید که در زیارت گاه چراغی به نهیم۔ آن مردمان که نیکی می کنند خدا ایشان را دستگیری کند۔

خلاصہ (اُردو) : یہ ایک نصیحت آموز نظم ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ایک شخص کو بیابان میں ایک پیاسا کتا ملا۔ اس شخص نے اپنی ٹوپی کو ڈول اور اپنی دستار کو رسّی بنا کر کنویں سے پانی نکالا اور کتے کو پلایا۔ پیغمبرِ خداؐ نے بتایا کہ خدائے تعالیٰ نے اس شخص کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا۔ شاعر ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ ہمیں ظلم و ستم ترک کر کے کرم اور مہربانی اختیار کرنی چاہیے۔ اگر ایک کتے کے ساتھ کی ہوئی نیکی ضائع نہیں ہوتی تو انسانوں کے ساتھ خیر کا سلوک کرنا کیسے ضائع ہوگا؟ شاعر کا کہنا ہے کہ مال و دولت لٹانا ہی نیکی نہیں ہے بلکہ کسی کی ضرورت کے وقت صرف ایک دینار دے دینا بھی بڑی بات ہے۔ اگر ہماری نیکیاں معمولی بھی ہوں تو خدا انھیں قبول کر لیتا ہے۔

فرهنگ (Glossary)

دلو	بالٹی، ڈول	Bucket
کله	ٹوپی	Cap
حبل	رسّی	Rope
دستار	پگڑی	Turban
میان بستن	کمر باندھنا، تیاری کرنا	To get prepared
جهان بان	خدا	God
چاه (چهی)	کنواں	Well
قنطار	سو کلو کا وزن	Quintal
سخت گرفتن	سخت پکڑ کرنا	To hold firmly

Exercise / پرسش

ا۔ مناسب الفاظ سے ذیل کی خانہ پُری کیجیے۔ **Fill in the blanks with appropriate words.**

ا۔ که داور .... عفو کرد

۲۔ گرت .... نه باشد چهی

۳۔ .... زر بخش کردن ز گنج

۴۔ که افتادگان را بود ....

۲۔ مناسب جوڑیاں لگائیے۔ Match the following.

	’الف‘	’ب‘
۱۔	کله	دستارِ خویش
۲۔	حبل	زیارت گهی
۳۔	بیابان	دلو کرد
۴۔	چراغ	چهی

۳۔ مندرجہ ذیل رواں خاکہ مکمل کیجیے۔ Complete the following flow-chart.

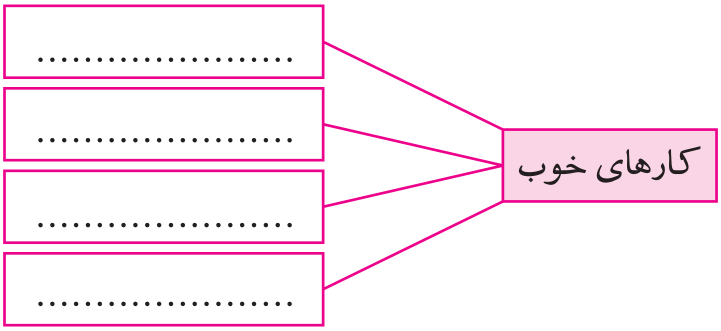

۴۔ مندرجہ ذیل مصرعے ترتیب سے لگائیے۔ Rearrange the lines in proper sequence.

که فردا نگیرد خدا بر تو سخت
کرم کن بر آن کت بر آید زدست
جهان بان درِ خیر هر کس نه بست
بخدمت میان بست و باز و کشاد

۵۔ ہدایت کے مطابق عمل کیجیے۔ Do as directed.

۱۔ سلوکِ مرد با سگِ ناتوان بنویسید۔

۲۔ سببِ عفو کردنِ داور بنویسید۔

۳۔ فائدۂ نیکی کردن با خلق بنمائید۔

۶۔ اس نظم کا پیغام اُردو یا انگریزی میں بیان کیجیے۔

Write the message of this poem in Urdu or English.

۸- کارِ شب پا

تمہید : انسان حالات کے ہاتھوں بہت بے بس ہوتا ہے۔ زندگی جینے کی جدوجہد اور اپنے ساتھ اپنے اہل وعیال کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے اسے بڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ زندگی میں بعض ایسے واقعات ہوجاتے ہیں کہ انسان بے بس ہوکر رہ جاتا ہے۔ اس نظم میں ایک چوکیدار کی زندگی کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ شبِ دراز کی خوف ناکی اور گرمی کا شاکی ہے۔ یہ آزاد نظم ہے۔ اگر روانی سے پڑھی جائے تو نہایت پرلطف محسوس ہوگی۔

تعارفِ شاعر : نیما یوشیج کا اصل نام علی اور ان کے والد کا نام ابراہیم تھا۔ وہ ایران کے صوبے طبرستان کے گاؤں 'یوش' میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے طبرستان کے ایک مشہور سپہ سالار کے نام پر اپنا نام 'نیما' اختیار کیا۔ انھوں نے اپنے وطن میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے وہ تہران آئے اور یہاں فرانسیسی زبان وادبیات سے شناسائی حاصل کی۔ نیما ایران کی جدید شاعری کے بانیوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے شاعری کو نئے خیالات کے ساتھ نیا آہنگ بھی عطا کیا۔ نیما نے ۱۹۶۳ء میں وفات پائی۔

ماه می تابد ، رود است آرام
بر سر شاخهٔ اوجا ، تیرنگ
دم بیاویخته ، در خواب فرو رفته ، ولی در آیش
کارِ شب پا نه هنوز است تمام،
می دمد گاه بشاخ،
گاه می کوبد بر طبل بچوب ؛
و ندر آن تیرگیِ وحشت زا
نه صدائیست بجز این کز اوست؛
هول غالب ، همه چیزی مغلوب۔
می رود دوکی ، این هیکلِ اوست ؛
می رمد سایه ای ، این است گراز ؛
خواب آلوده ، بچشمان خسته
هر دمی با خود می گوید باز :
"چه شبِ موذی و گرمی و دراز!
تازه مرده است زنم ،
گرسنه مانده دو تائی بچه هام،

نیست در کپۀ ما مشت بِرنج ،
بکنم با چه زبانشان آرام؟“

(نیما یوشیج)

خلاصه در فارسی : یکی از نظمِ آزاد از نیما یوشیج است- دراین نظم نیما تاثراتِ شب پا را بیان کرده است- شب پا بر کشت زار و خرمن نگهبانی کرد- ماه می تابد، رُود به آرام رَوَد- شب پا بگل و گاه با طبل کوبد و صدا زد که کسی دزدیا وحشی جانور فصلِ او را تباه نکند- هوا گرم شده بود و چشمانِ او خواب آلوده شدند- او خانوادۀ خود را یاد کرد، زنش تازه مرده شد ، دو تائی بچه ها در خانه هستند و گرسنه بودند- در خانه اش یك مشت برنج ندارد که گرسنگیِ بچه هایش فرو کند- شاعر لاچاریِ انسان را در این نظم نوشته است-

خلاصہ (اُردو) : نیما یوشیج کی یہ ایک آزاد نظم ہے جس میں شاعر رات کے چوکیدار کی کیفیات بیان کر رہا ہے۔ ندی کے کنارے کھیت کھلیان کی چوکیداری کرنے والا چوکیدار رات کے پچھلے پہر جبکہ ندی پُرسکون بہہ رہی ہے اور چاند چمک رہا ہے، وہ اپنی نیند کو دور بھگا کر اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔ کبھی بگل بجاتا ہے، کبھی ڈھول پیٹتا ہے کہ کوئی انسان یا جانور کھیت یا فصل کو نقصان نہ پہنچائے۔ اندھیرے میں کسی بھی آہٹ پر چوکنا ہو جاتا ہے۔ درختوں کے سایے میں کوئی پرچھائیں دیکھتا ہے تو وہ کوئی جنگلی جانور ہوتا ہے۔ اپنی نیند سے بھری آنکھوں کو جبراً کھول کر وہ موسم کی گرمی کا شکوہ کرتا ہے۔ اپنے گھر، اپنے بچوں کو یاد کرتا ہے۔ اس کی بیوی حال ہی میں فوت ہوئی ہے اور اس کے دو بچے ہیں جو بھوک سے رو رہے ہیں۔ اس کے جھونپڑے میں ایک مٹھی چاول بھی نہیں ہے جس سے وہ اپنے بچوں کی بھوک مٹا سکے اور ان کی بےچینی و بےقراری کو قرار دے سکے۔ اس نظم میں شاعر نے محنتی اور غریب انسان کی بےبسی کو دکھایا ہے کہ وہ حالات کے ہاتھوں کس قدر مجبور ہوتا ہے۔

فرہنگ (Glossary)

Stream river	نہر، دریا	رُود
Name of a tree	ایک قسم کا درخت	اوجا
Name of a bird	ایک پرندہ	تیرنگ
Yet, still	اب تک	هنوز
Trumpet	بگل	شاخ
Darkness	اندھیرا، تاریکی	تیرگی
Fallow (land)	بیج بوئی ہوئی زمین	آیش
Fear	ڈر، خوف	هول

دُوک	چرخہ، تکلا یا تکلے جیسا	Spindle
هیکل	ہیئت، شکل، ہیولا	Image, shape
گراز	جنگلی سور	Boar
گرسنه	بھوکا	Hungry
کَپه	لکڑی کا برتن	Wooden vessel
مشت	مٹھی	Handful, fistful
برنج	چاول	Rice

Exercise / پرسش

۱۔ مناسب الفاظ سے ذیل کی خانہ پُری کیجیے۔

Fill in the blanks with appropriate words.

۱۔ .... می تابد ، .... است آرام

۲۔ کارِ شب پا نه هنوز است ....

۳۔ گاه می کوبد بر .... بچوب

۴۔ هول غالب ، همه چیزی ....

۵۔ ”چه .... موذی و گرمی و دراز“

۲۔ درست جوڑیاں لگائیے۔

Match the following.

’الف‘	’ب‘
رود	برنج
تیرگی	مغلوب
همه چیزی	وحشت زا
مشت	آرام

۳۔ درج ذیل معمہ حل کیجیے۔

Solve the following crossword.

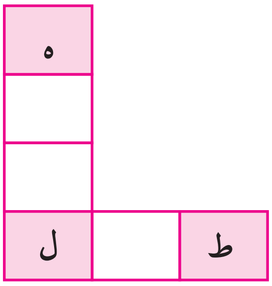

۴۔ ہدایت کے مطابق عمل کیجیے۔ Do as directed.

۱۔ اسمِ درخت بنویسید۔

۲۔ اسمِ پرندہ بنویسید۔

۳۔ اسمِ جانور بنویسید۔

۴۔ کیفیتِ آن شب بہ الفاظِ خود بنویسید۔

۵۔ اُردو یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔ Translate the following into Urdu or English.

ماہ می تابد ، رود است آرام

بر سر شاخۂ اوجا ، تیرنگ

دم بیاویختہ ، در خواب فرو رفتہ

۶۔ درج ذیل کی تشریح کیجیے۔ Explain the following.

تازہ مردہ است زنم

گرسنہ ماندہ دو تائی بچہ ھام

نیست در کپۂ ما مُشتِ برنج

بکنم با چہ زبانشان آرام

۷۔ نظم سے درج ذیل الفاظ کے ہم معنی فارسی الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

Write the Persian words for the following.

۱۔ چاند (Moon)	۲۔ رات (Night)	۳۔ اندھیرا (Darkness)
۴۔ ڈر، خوف (Fear)	۵۔ تکلیف دہ (Harmful)	۶۔ بھوکا (Hungry)

۸۔ درج ذیل مصرعے مکمل کیجیے۔ Complete the following lines.

۱۔ دم بیاویختہ ، در خواب فرو رفتہ ....

۲۔ می رود دو کی ....

۳۔ خواب آلودہ ....

۴۔ چہ شب موذی ....

۹۔ اس نظم کی ہیئت بتائیے۔ Define the form of this poem.

۹- حَمّالِ دُنیا

تمہید : انسان کوخدائے تعالیٰ نے زمین پر اُتارا اور اس کے لیے دنیا کوسنوارا۔ انسان کے لیے دنیا بنائی گئی ہے۔ دنیا کے لیے انسان نہیں بنایا گیا۔ اس لیے لازم ہے کہ وہ دنیا کو اپنی ضروریات تک محدود رکھے۔ لیکن انسان اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول کر دنیا اور دنیا کی آسائشوں کے پیچھے بھاگتا ہے۔ وہ یہ بھول جاتا ہے کہ جس دنیا کی محبت میں وہ گرفتار ہے، وہ قبر سے باہر ہی چھوٹ جائے گی۔ لیکن آخرت میں اس سے حساب اسی دنیا میں اس کے معاملات کے بارے میں ہوگا۔ اس نظم میں شاعر نے دنیا سے بہت زیادہ محبت کرنے کے نتائج سے خبردار کیا ہے۔

تعارفِ شاعر : استاد محمد حسین شہریار ۱۹۰۶ء میں تبریز میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم جماعت سوم تک اور عربی تعلیم مدرسۂ طالبیہ، تبریز میں مکمل کی۔ انھوں نے فرانسیسی زبان بھی سیکھی۔ وہ ۱۳۳۹ھ میں تہران گئے۔ ان کا پہلا شعری مجموعہ 'مثنوی روح پروانہ' کے نام سے شائع ہوا اور ۱۳۱۰ھ میں دوسری اشاعت کا مقدمہ ملک الشعرا بہارؔ اور سعید نفیسی جیسے استادان نے تحریر کیا۔ کلیاتِ شہریار میں غزل، قصیدہ، مثنوی اور قطعات کے تقریباً پانچ ہزار اشعار ہیں۔ استاد شہریار ایک بلند پایہ شاعر تھے اور عروض پر دسترس رکھتے تھے۔ انھوں نے ۱۸ ستمبر ۱۹۸۸ء کو تہران کے ایک اسپتال میں انتقال کیا اور تبریز میں 'مقبرۃ الشعرا' نامی قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔

چه خوبست دُنیا و اقبالِ دُنیا	اگر خرجِ عُقبا کُنی مالِ دُنیا
چو دُنیا نخواهی بدُنبالِ خود بُرد	چه سود از دویدن بدُنبالِ دُنیا
همه اینجهانی شود آنجهانی	اگر جَستی از دامِ عَمّالِ دُنیا
براه خدا آنچه اِنفاق کردی	برای تو آن ماند از مالِ دُنیا
یکی پردۀ عبرت و سینمائی است	بچشمِ من اوضاع و احوالِ دُنیا
بخود آ که دنیا بآخر رسیده	منجّم چه بد می زند فالِ دُنیا
اگر حملِ دنیا همین تالبِ گور	خدایا چه بدبخت حمّالِ دُنیا

(محمد حسین شهریآر)

خلاصه در فارسی : از نظر بی ثباتیِ دنیا و تیاریِ آخرت، این یک نظم بامعنی است۔ اگر انسان مالِ خود را برای عقبیٰ خرج می کند، دنیای او آراسته می شود۔ گر ما دنیا را بدنبال خود بردن ناکام هستند، مارا باید که در دنبالِ دنیا نه دویدیم۔ اگر انسان از دامِ عمالِ دنیا خود را محفوظ دارد، بالآخر مُردن قسمتِ اوست۔ ازین سبب فی سبیل الله خرج کردن بهتر است۔ حیثیتِ دنیا غیر حقیقی است۔ آنها خیلی بدنصیب هستند که بارِ دنیا تالبِ گور می کشانند۔

خلاصہ (اُردو) : دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی تیاری کے نقطۂ نظر سے یہ ایک نہایت بامعنی نظم ہے۔ اگر انسان اپنا مال عقبیٰ سنوارنے کے لیے خرچ کرتا ہے تو اس کی دنیا بھی سنور سکتی ہے۔ اگر ہم دنیا کو اپنے پیچھے نہیں لا سکتے تو کم از کم دنیا کے تعاقب میں بے کار نہ دوڑیں۔ اگر دنیا کے مشاغل کی دست برد سے بچ بھی گئے تو آخر ایک دن مرنا ہی ہے۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہی اصل کمائی ہے ورنہ دنیا کے احوال تو سنیما کے پردے کی طرح ہیں مطلب غیر حقیقی۔ جو لوگ قبر تک دنیا کا بوجھ اُٹھائے پھرتے ہیں وہ بڑے بدقسمت ہوتے ہیں۔

فرہنگ (Glossary)

Load-bearer, porter	بوجھ اُٹھانے والا	حمّال
Good luck, fortune	بخت	اقبال
Expense	خرچ	خرج
Life to come, afterlife	آخرت	عُقبا
Property, belonging	جو کچھ پاس ہو، ملکیت	مال
Profit, gain	نفع	سود
Net, trap	جال	دام
Agents	عامل کی جمع، نمائندہ	عمّال
Donation, contribution	خرچ کرنا، خیرات دینا	انفاق
Lesson, warning	نصیحت، سبق	عبرت
Pertaining to movies / cinema	سینمائی، سینما سے متعلق	سینمائی
Conditions, circumstances	حالات (وضع کی جمع)	اوضاع
Astrologer	ستارہ شناس، نجومی	منجم
Porter, coolie	مزدور، قلی	حَمّال

Exercise / پرسش

ا۔ مناسب الفاظ سے ذیل کی خانہ پُری کیجیے۔ **Fill in the blanks with appropriate words.**

۱۔ چه خوبست دنیا و .... دنیا

۲۔ همه اینجهانی شود ....

۳۔ به چشمِ من .... و احوالِ دنیا

۴۔ .... چه بد می زند فالِ دنیا

۲۔ شعر مکمل کیجیے۔

Complete the following couplets.

۱۔ چو دنیا نخواهی بدُنبالِ خود بُرد

. . . .

۲۔ براهِ خدا آنچه انفاق کردی

. . . .

۳۔ . . . .

خدایا چه بدبخت حمالِ دنیا

۳۔ نظم سے درج ذیل الفاظ کی ضدیں تلاش کر کے لکھیے۔

Write antonyms of the following words from the poem.

۱۔ دنیا ۲۔ اینجهانی ۳۔ زیان ۴۔ اوّل

۴۔ نظم سے زیرِ اضافت والی تراکیب تلاش کر کے لکھیے۔ مثلاً : اقبالِ دنیا

Write examples of 'زیرِ اضافت' from the poem.

۵۔ نظم سے مطلع تلاش کر کے لکھیے۔

Write the opening couplet of the poem.

۶۔ درج ذیل اشعار کا اُردو یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔

Translate the following couplets into Urdu or English.

۱۔ براهِ خدا آنچه انفاق کردی
برای تو آن ماند از مالِ دنیا

۲۔ بخود آ که دنیا بآخر رسیده
منجم چه بد می زند فالِ دُنیا

۷۔ مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Explain the following couplets in Urdu or English.

۱۔ چه خوبست دُنیا و اقبالِ دُنیا
اگر خرجِ عُقبا کُنی مالِ دُنیا

۲۔ اگر حمل دنیا همین تالب گور
خدایا چه بدبخت حمالِ دُنیا

۸۔ اس نظم کے پیغام کو اُردو یا انگریزی میں بیان کیجیے۔

Write the message of this poem in Urdu or English.

۱۰- غزل

تعارفِ شاعر : ملا فخر الدین عراقیؔ ہمدانی کا نام فخر الدین ابراہیم اور تخلص عراقیؔ تھا۔ وہ ہمدان نام کے دیہات میں ۶۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ وہ حافظِ قرآن تھے۔ وہ سترہ سال کی عمر میں مسلکِ تصوف سے متاثر ہوئے اور درویشوں کے ایک گروہ کے ساتھ ہندوستان پہنچنے کے بعد شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے مرید ہوگئے۔ یہاں کچھ دن قیام کے بعد وہ مکہ و مدینہ کے لیے روانہ ہوئے۔ قونیہ میں عراقیؔ نے شیخ صدر الدین اور شیخ محی الدین ابنِ عربی سے درس لیا اور اپنی مشہور کتاب 'لمعات' تصنیف کی۔ عراقیؔ نے ایک مثنوی 'دہ نامہ' یا 'عشاق نامہ'، نثری تصنیف 'لمعات' اور غزلیات کا ایک دیوان چھوڑا ہے۔ عراقیؔ کا اصل کارنامہ غزل ہے۔ عراقیؔ کا انتقال ۶۸۸ھ میں دمشق میں ہوا۔

نخستین باده کاندر جام کردند — زچشمِ مستِ ساقی وام کردند

لبِ میگونِ جانان جام در داد — شرابِ عاشقانش نام کردند

به مجلس نیك و بد را جای دادند — به جامی کارِ خاص و عام کردند

به عالم هر کجا درد و غمی بود — بهم کردند و عشقش نام کردند

چو خود کردند رازِ خویشتن فاش

عراقیؔ را چرا بدنام کردند

(ملّا فخر الدین عراقیؔ ہمدانی)

فرہنگ (Glossary)

نخستین	اوّل، پہلا	First
باده	شراب	Wine
چشمِ مست	مستی بھری آنکھ	Cock-eyed
وام کردن	اُدھار لینا، مستعار لینا	To borrow, to lend
جام	پیالہ	Goblet
کُجا	کہاں	Where
بهم کردند	جمع کیا، یکجا کیا	Collected
رازِ خویشتن	خود اپنا راز	One's own secret
فاش کردن	کھولنا، ظاہر کرنا	To expose
چرا	کیوں	Why
ساقی	شراب پلانے والا	Cup-bearer

Exercise / پرسش

۱۔ غزل سے قافیے تلاش کر کے لکھیے۔

Find 'Qafiya' from the ghazal.

۲۔ غزل سے ہم صوت الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

Write rhyming words from the ghazal.

۳۔ غزل سے مطلع اور مقطع کا شعر لکھیے۔

Find opening and closing couplets (Matla and Maqta) from the ghazal.

۴۔ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

Match the following.

الف	ب
باده	ساقی
چشم	جام
لب	نیك و بَد
مجلسِ	جانان

۵۔ مندرجہ ذیل اشعار کی اُردو یا انگریزی میں تشریح کیجیے۔

Explain the following coupletsin Urdu or English.

لبِ میگونِ جانان جام در داد　　شرابِ عاشقانش نام کردند
به عالم هر کجا درد و غمی بود　　بهم کردند ، و عشقش نام کردند

٦۔ غزل سے صنعتِ استعارہ کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

Find the couplet from the ghazal having صنعتِ تشبیه .

۱۱- غزل

تعارفِ شاعر: امیر خسرؔو کا اصل نام امیر نجم الدین تھا۔ وہ اُتر پردیش کے قصبے پٹیالی (ضلع ایٹا) میں ۱۲۵۳ء میں پیدا ہوئے۔ وہ پہلے سلطانؔی تخلص کرتے تھے، بعد میں خسرؔو تخلص اختیار کیا۔ انھوں نے پندرہ سال کی عمر میں تمام علوم وفنونِ درسیہ سے فارغ ہوکر شعر کہنا شروع کیا۔ وہ نظم کی تمام اقسام پر قدرت رکھتے تھے۔ انھوں نے تین لاکھ سے زائد اشعار کہے۔ خسرؔو نے سات بادشاہوں کا زمانہ دیکھا اور ان کی شان میں قصیدے کہے۔ خسرؔو کی شہرت ان کی پانچ مثنویوں کی وجہ سے ہوئی۔ ان کی غزلوں میں تصوّف کا رنگ جھلکتا ہے۔ ان کے کلام میں درد، سوز و گداز، جوش اور روانی پائی جاتی ہے۔ انھیں 'طوطیِ ہند' کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ہندوستانی موسیقی کی ترقی میں ان کا گراں قدر حصہ رہا ہے۔ وہ نظام الدین اولیؒا کے چہیتے مرید اور خلیفہ تھے۔ ان کا انتقال ۱۳۲۵ء میں ہوا اور انھیں نظام الدین اولیؒا کے پائینتی دفن کیا گیا۔

ای چهرهٔ زیبای تو رشکِ بُتانِ آزری
هر چند وصفت می کنم در حسن از آن زیبا تری

هرگز نیاید در نظر نقشی ز رویَت خُوب تر
شمسی ندانم یا قمر، حوری ندانَم یا پَری

آفاقها گردیده ام، مهرِ بتان ورزیده ام
بسیار خوبان دیده ام، لیکن تو چیزی دیگری

من تو شُدم، تو من شُدی، من جان شدم، تو تن شدی
تا کس نگوید بعد ازین، من دیگرم، تو دیگری

خسرؔو غریب است و گدا، اُفتاده در شهرِ شما
باشد که از بهرِ خدا، سوی غریبان بِنگری

(امیر خسرؔو)

فرہنگ (Glossary)

چهرۂ زیبا	خوب صورت چہرہ	Beautiful face
رشك	حسد	Envy
بتانِ آزری	آزر کے بنائے ہوئے بت	Idols made by Azer
رو	چہرہ	Face

آفاق	اُفق کی جمع	Horizons
ورزیدن	اختیار کرنا، تجربہ کرنا	To experience
بسیار	بہت	Plenty
خوبان	حسین، خوب صورت (معشوق)	Beauties (beloved)
اُفتادن	گرنا	To fall down
سوی غریبان	غریبوں کی جانب	Towards poor/humble

Exercise / پرسش

۱۔ درج ذیل الفاظ کے ہم معنی لفظ لکھیے۔ **Write synonyms of the following words.**

چهره ، زیبا ، حسین ، گدا

۲۔ غزل سے ہم صوت الفاظ چن کر لکھیے۔ **Write rhyming words from the ghazal.**

۳۔ اپنی پسند کا شعر منتخب کیجیے اور اس کی وضاحت اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔
Write a couplet of your choice and justify your choice in Urdu or English.

۴۔ غزل کے مقطع کی تشریح اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔
Explain the closing couplet (Maqta) of this ghazal in Urdu or English.

۵۔ غزل سے صنعتِ تلمیح کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔
Find the couplet from the ghazal having صنعتِ تلمیح .

۶۔ غزل سے صنعتِ مبالغہ کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔
Find the couplet from the ghazal having 'hyperbole' (صنعتِ مبالغہ).

۷۔ مناسب متبادل کی مدد سے مصرعے مکمل کیجیے۔ **Complete the verses with correct alternative.**

۱۔ ای چهرۂ زیبای تو رشکِ بتانِ .... (سامری ، آزری)

۲۔ شمسی ندانم یا .... حوری ندانم یا پری (قمر ، مهر)

۳۔ آفاقها گردیده ام .... بتان ورزیده ام (قهر ، مهر)

۴۔ باشد که از بهرِ خدا سوی .... بنگری (غریبان ، رقیبان)

۱۲- غزل

تعارفِ شاعر: محمد ابراہیم خلیل ولد مرزا افضل احمد خان اصلاً کابل کے رہنے والے تھے۔ان کا سن پیدائش ۱۸۹۶ء ہے۔انھوں نے ابتدائی تعلیم اپنی والدہ سے حاصل کی۔ بعد میں کابل کے 'مدرسہ سراجیہ' میں مکتب کی تعلیم حاصل کی۔ انھوں نے امان اللہ خان غازی کے دوسرے سالِ حکومت میں وزارتِ خارجہ میں بحیثیت کاتب کام کیا اور ایک سال بعد ہندوستان میں افغانی قونصل خانے میں کتابت کی ذمہ داری سنبھالی۔ وہ سرکاری ملازمت کے ساتھ ساتھ تدریس بھی کرتے تھے۔ وہ خطاطی اور شاعری میں یکساں مہارت رکھتے تھے۔ ان کی کئی نثری اور شعری تصنیفات شائع ہوچکی ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔

همتِ مردانه و طبعِ توانگر داشتن
بهتر است از ملك و مال و ثروت و زر داشتن

خوشتر است از بخت و اقبالِ سکندر داشتن
سینه چون آئینه صاف از کینه در بر داشتن

از هزاران کاخ و باغ و قصر و گلشن بهتر است
جای در دلهائی پاكِ اهلِ کشوَر داشتن

گفتمش شامِ سیاهِ جهل را تدبیر چیست
گفت شمع علم و عرفان را منوّر داشتن

گفتمش مِلّی طریقِ زندگی چون بهتر است
گفت بارِ کس نگشتن بارِ کس برداشتن

(محمد ابراهیم خلیل)

فرهنگ (Glossary)

ثروت	دولت	Wealth
کاخ	محل	Palace
قصر	محل	Palace
کِشوَر	ملک	Country
جهل	جہالت	Ignorance

Exercise / پرسش

۱۔ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

Match the following.

الف	ب
همت	سیاه
طبع	سکندر
اقبال	توانگر
شام	مردانه

۲۔ غزل سے درج ذیل الفاظ کی ضد تلاش کر کے لکھیے۔

Write antonyms of the following words.

۱۔ بدتر ۲۔ علم

۳۔ مرگ ۴۔ صبح

۳۔ اس غزل سے مطلع کا شعر لکھیے۔

Write the opening couplet (Matla) from the ghazal.

۴۔ درج ذیل شعر کی وضاحت اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Explain the following coupletin Urdu or English.

از هزاران کاخ و باغ و قصر و گلشن بهتر است

جای در دلهائی پاکِ اهل کشور داشتن

۵۔ اس غزل میں شاعر نے علم سے متعلق جو مشورہ دیا ہے، اسے اُردو یا انگریزی میں تحریر کیجیے۔

Write the advice/suggestion rendered by the poet about 'knowledge' in this ghazal.

۶۔ ایسا شعر تلاش کیجیے جس میں کہا گیا ہے کہ دل میں کوئی کدورت نہ رکھی جائے۔

Find a couplet from the ghazal which advises not to keep malice in heart.

۷۔ غزل سے صنعت تشبیہ کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

Find a couplet from the ghazal having 'simile'.

۸۔ غزل سے صنعت مبالغہ کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

Find a couplet from the ghazal having 'hyperbole'.

۱۳۔ غزل

تعارفِ شاعر : حمید سبزواری کا اصل نام حسین ممتخنی تھا۔ وہ ۱۸۸۷ء میں ایران کے شہر سبزوار میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کے دوران وہ اسکولی کتابوں کے علاوہ غیر درسی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا کرتے تھے۔ انھوں نے چودہ برس کی عمر میں شعر گوئی کا آغاز کیا۔ انھیں شاعری کا شوق والد سے وراثت میں ملا تھا۔ ان کے کلام کے سات مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں 'سرود درد، سرودِ سپیدہ، کاروانِ سپیدہ' اور 'یادِ یاراں' اہم ہیں۔ انقلابِ ایران کے رہنما آیت اللہ خمینیؒ نے ان کے دیوان پر مقدمہ لکھا ہے۔ ۱۹۷۵ء میں ایران کے ایک اسپتال میں ان کا انتقال ہوا۔

چه کم داری ای دل که غم داری ای دل — چو غم داری ای دل چه کم داری ای دل

بدین بی نیازی سزد گر بنازی — به جاهی که برتر ز جم داری ای دل

خوشا دردمندی که درمان نجوید — همه درد و درمان به هم داری ای دل

مکن شکوهٔ بی ثباتی زِ دوران — به شکری که نقشِ قلم داری ای دل

نمردند عُشاق و هرگز نه میری — اگر عشق را محترم داری ای دل

صمد را به جان بندگی کن مبادا!
که در آستینت صنم داری ای دل

(حمید سبزواری)

فرہنگ (Glossary)

جم	ایرانی بادشاہ جمشید کا مخفف	Abbreviated name of an Iranian emperor 'Jamshed'
بی ثباتی	فنا ہونا، ختم ہو جانا، ناپائیداری	Instability
دوران	عہد، زمانہ	Era, period, time
مبادا	ایسا نہ ہو، خدا نہ کرے	Not to happen

Exercise / پرسش

۱۔ غزل سے مطلع کا شعر لکھیے۔
Find the opening couplet (Matla) of this ghazal.

۲۔ غزل میں آئے ہوئے قافیوں کو ترتیب سے لکھیے۔
Write the rhyming words of this ghazal in sequence.

۳۔ غزل سے ایسا شعر تلاش کیجیے جس میں دنیا کے فنا ہونے کا ذکر ہے۔
Find a couplet from the ghazal which describes the destruction of this world.

۴۔ شعر کی وضاحت اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔
Explain the couplet in Urdu or English.

صمد را به جان بندگی کن مبادا
که در آستینت صنم داری ای دل

۵۔ 'نقشِ قلم' اِس ترکیب کی وضاحت اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔
Explain the term 'نقشِ قلم' in Urdu or English.

۶۔ درج ذیل مصرعوں کو غزل کی ترتیب میں لکھیے۔
Rearrange the following verses in proper sequence.

۱۔ به شکری که نقشِ قلم داری ای دل
۲۔ بدین بی نیازی سزد گر بنازی
۳۔ چو غم داری ای دل چه کم داری ای دل
۴۔ اگر عشق را محترم داری ای دل
۵۔ خوشا دردمندی که درمان نجوید

۱۳- غزل

تعارفِ شاعر : عمر خیام (۱۰۴۸ءتا۱۱۲۳ء) : غیاث الدین نام، ابوالفتح کنیت اور خیاؔم تخلص تھا۔ ان کے والد ابراہیم چونکہ خیمہ دوز تھے اس لیے خیاؔم تخلص اختیار کیا۔ انھوں نے نظام الملک طوسی اور حسن بن صباح کے ساتھ تعلیم پائی۔ وہ فلسفے میں بوعلی سینا کے ہمسر تھے۔ وہ مذہبی علوم اور ادب و تاریخ کے فن میں امام اور علمِ نجوم کے ماہر تھے۔ نظامی عروضی سمرقندی جیسے عالم ان کے شاگرد تھے۔
عمر خیام نے مختلف علوم وفنون میں کتابیں لکھیں مگر ان کی رباعیات کو عالمی اور دائمی شہرت حاصل ہوئی۔ مختلف زبانوں میں ان کا ترجمہ ہوا۔ ان کی رباعیات میں آمرزشِ گناہ، توبہ و استغفار، اخلاق وتصوف، حسن وعشق ہر قسم کے مضامین پائے جاتے ہیں۔ مگر بادہ و مینا اور بے ثباتیِ دنیا ان کے خاص موضوعات ہیں۔

تعارفِ شاعر : افسؔر سبزواری کا نام محمد ہاشم میرزا اور تخلص افسر تھا۔ ان کے والد کا نام نوراللہ میرزا تھا۔ وہ ۱۲۹۷ھ میں سبزوار میں پیدا ہوئے۔ افسؔر دورِ قاچار کے ایک ادیب اور شاعر تھے۔ انھوں نے ابتدا میں منطق، معنی و بیان، بدیع و ریاضیات کا علم حاصل کیا۔ وہ فارسی ادبیات کے عالم تھے۔ جوانی کے زمانے سے ہی انھیں شعر کہنے میں دلچسپی تھی۔ وہ رباعی اور قطعہ میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ افسؔر کے اشعار عام طور پر رواں اور پیچیدگی وتکلف سے پاک ہوتے ہیں جن میں وہ اخلاقی، اجتماعی اور وطنی موضوعات کو برتتے ہیں۔ ۱۳۵۹ھ میں ۶۲ رسال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا اور شہرِ رے میں سپردِ خاک ہوئے۔

تعارفِ شاعر : سرمؔد (وفات ۱۶۶۱ء) سرمؔد کا شمار فارسی کے ان گنے چنے شعرا میں ہوتا ہے جنھوں نے رباعی جیسی مشکل صنف کو اپنے خیالات کے اظہار کا وسیلہ بنایا۔ ان کے سنِ پیدائش کا پتہ نہیں چلتا۔ لوگوں کو سرمؔد کے حالاتِ زندگی کا بہت کم علم ہے۔ ان کا آبائی وطن 'کاشان' تھا۔ وہ نسلاً یہودی تھے۔ انھوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی نام محمد سعید اختیار کیا۔ وہ تجارت کی غرض سے شاہجہاں کے دور میں ہندوستان آئے اور سندھ کے شہر ٹھٹھ میں قیام پذیر ہوئے۔ بعد میں وہ دہلی آئے جہاں انھیں شہرتِ عام حاصل ہوئی۔ اورنگ زیب کے زمانے میں سرمؔد کی غیر شرعی حرکات کے سبب علما نے ان کے قتل کا فتویٰ دیا۔ انھیں جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں کے قریب قتل کیا گیا اور وہیں دفن کیا گیا۔ ان کی رباعیات جذب وسرمستی کا مرقع ہیں۔

(۱)

غم چند خوری بکارِ ناآمدۂ خویش
رنج ست نصیبِ مردمِ دور اندیش
خوش باش و جہان تنگ مکن بر دلِ خویش
کز خوردنِ غم قضا نگردد کم و بیش

(عمر خیاؔم)

(۲)

ای دل ! رہِ بیهوده چرا می پوئی
راهی که نمی رَوی چرا می جوئی
ای دل گفتی ز عاشقی توبه کنم
کاری که نمی کنی چرا می گوئی
(افسؔر سبزواری)

(۳)

یا رب زکرم به بخش تقصیرِ مرا
مقبول بکن نالۂ شب گیرِ مرا
پیری و گناهی ماجرائیست عجب
لطفِ تو کند چارۂ تدبیرِ مرا
(سرمدؔ)

فرهنگ (Glossary)

عمر خیامؔ:

مردم	لوگ	People
دور اندیش	دور کا سوچنے والا	Far-sighted
خوش باش	خوش رہو	Be happy

افسؔر سبزواری:

بیهوده	بے کار	Useless
پوئی	تو دوڑے	Run
جوئی	تو ڈھونڈے	Search, find

سرمدؔ:

تقصیر	گناہ	Sin, fault
نالۂ شب گیر	رات کا رونا	Weeping at night
پیری	بڑھاپا	Oldage
چارۂ تدبیر	کسی مسئلے کا حل	Solution

Exercise / پرسش

رباعی ۱:

۱۔ خیاّم نے رباعی میں جو پیغام دیا ہے، اسے اُردو یا انگریزی میں لکھیے۔

Write the message given by 'Khayyam' through this Rubai in Urdu or English.

۲۔ رباعی سے مصدر تلاش کرکے لکھیے۔

Find infinitive from the Rubai.

۳۔ درج ذیل شعر میں سے ہم معنی الفاظ لکھیے۔

Find synonyms from the following couplet.

غم چند خوری بکارِ ناآمدۂ خویش
رنج ست نصیبِ مردمِ دور اندیش

رباعی ۲:

۱۔ 'رہِ بیھودہ' ترکیب کی تشریح کیجیے۔

Explain the term : 'رہِ بیھودہ'

۲۔ اس رباعی کے پیغام کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

Write the message conveyed through this Rubai in your own words.

۳۔ اس رباعی کے شاعر کا نام لکھیے۔

Write the name of poet of this Rubai.

رباعی ۳:

۱۔ اس رباعی میں شاعر نے جو پیغام دیا ہے، اسے تحریر کیجیے۔

Write the message of the poet given through this Rubai

۲۔ 'نالۂ شب گیر' اس ترکیب کی وضاحت اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Define the term 'نالۂ شب گیر' in Urdu or English.

۳۔ درج ذیل الفاظ کی ضد رباعی سے تلاش کرکے لکھیے۔

Find antonyms of the following words from Rubai.

ستم ، شباب ، ثواب

۱۵۔ قطعات

تعارفِ شاعر : **ابنِ یمین** : امیر فخر الدین محمود معروف بہ ابنِ یمیؔن ۱۲۸۶ء میں خراسان میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنے والد کے زیرِ سایہ ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ وہ سلطان خدا بندہ کے عہد میں خراسان آئے۔ وہ اپنے زمانے کے زبردست عالم تھے۔ خوش قسمتی نے انھیں خواجہ علاؤالدین محمد کے دربار میں اعلیٰ عہدہ دلایا۔ ابنِ یمین، شیخ حسن نامی روحانی بزرگ کے مرید ہوئے۔ ابنِ یمین کے قطعات بہت مشہور ہیں۔ وہ ۱۳۴۲ء کی ایک جنگ میں گرفتار ہوئے اور اسی دوران ان کی نظموں کا دیوان ضائع ہوگیا۔ قطعہ نگاری میں انھیں ملکہ حاصل تھا۔ ایران میں ان کا تعارف صوفی شاعر کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔

تعارفِ شاعر : **فضولیؔ** : نام محمد سلمان فضول، تخلص فضولیؔ۔ ۱۴۸۰ء میں مولانا محمد حکیم ملا فضولی کے خانوادے میں، کربلا (عراق) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مفتی تھے، ابتدائی تعلیم انھی سے حاصل کی۔ انھوں نے رحمت اللہ نامی عالم سے عربی تعلیم حاصل کی اور حسیبیؔ نامی شاعر سے ادبی علوم حاصل کیے۔ وہ عربی، فارسی اور ترکی زبانوں پر قدرت رکھتے تھے۔ ان تینوں زبانوں میں ان کے دیوان موجود ہیں۔ وہ طب میں بھی یدِطولیٰ رکھتے تھے۔ ۱۵۵۶ء میں طاعون کی وبائی بیماری میں ان کا انتقال ہوا۔

تعارفِ شاعر : عادلؔ ناگپوری : عادلؔ ناگپوری کا نام سیّد محمد عبدالعلی اور تخلص عادلؔ تھا۔ وہ ۱۸۲۳ء میں ناگپور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے دینی اور علمی ماحول میں تعلیم و تربیت پائی اور ابتدائی تعلیم اپنی والدہ سے حاصل کی۔ انھوں نے قرآن حفظ کیا اور قرأت و تجوید کا فن سیکھا۔ بعد ازاں مدرسہ رسولہ (ناگپور) سے اُردو، فارسی اور عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ وہ راجا رگھوجی بھونسلے ثالث کی انتظامیہ میں نائب رسالدار کے منصب پر فائز ہوئے۔ بھونسلے حکومت کا چراغ گل ہوجانے کے بعد وہ کھیتی باڑی کی آمدنی پر گزر بسر کرنے لگے۔ عادلؔ نے اپنی ایک مثنوی میں اپنی تیرہ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ ان کا فارسی کلام 'دیوانِ عادلؔ ناگپوری' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ۱۸۹۴ء میں گردے کی بیماری کی وجہ سے ناگپور میں ان کا انتقال ہوا۔

(۱)

سودِ دنیا و دین اگر خواهی — مایۂ هر دو شان نکوکاریست
راحتِ بندگانِ حق جُستن — عین تقویٰ و زهد و دینداریست
گر درِ خلد را کلیدی هست — بیش بخشیدن و کم آزاریست

(ابنِ یمیؔن)

(۲)

دام دردست و بلا دائرۂ قید جهان — عارف آنست کزین دائره بیرون باشد
همۂ عمر براحت گذراند اوقات — فارغ از دغدغۂ گردشِ گردون باشد
نه در آن فکر که آیا چه کنم چون سازم — نه در آن قید که یا رب چه شود چون باشد

(فضولیؔ)

(۳)

بشنو نصیحتِ من ، هنرای پسر بیاموز
زهنر به صحبتِ شه ، بشود ترا رسائی

مَثَلے زنند دانا ، بحقِ تمام نادان
کفِ بی هنرنباشَد ، همه کفچۂ گدائی

(عادؔل ناگپوری)

فرہنگ (Glossary)

قطعہ ۱:

بندگانِ حق	نیک بندے، خدا کے بندے	Pious people
کلید	چابی، کنجی	Key
بخشیدن	معاف کرنا	To forgive

قطعہ ۲:

دام	جال	Net
عارف	جاننے والا، واقف	One who knows
فارغ	آزاد، بری	Free
دغدغہ	فکر، تشویش، وسوسہ	Worry, disturbance
گردون	آسمان، فلک	Sky

قطعہ ۳:

مَثَل زدن	کہاوت بیان کرنا، مثال دینا	To cite an example or proverb
کفِ بی هنر	ہنر نہ رکھنے والی ہتھیلی (ہاتھ)	Unskilled hand
کفچہ	ڈوئی، کفگیر، کشکول، کاسہ	Ladle, skimmer, bowl

Exercise / پرسش

(۱)

۱۔ قطعے سے مصدر تلاش کر کے لکھیے۔
Find infinitive from the 'Quita'.

۲۔ اس قطعے کا مرکزی خیال چند جملوں میں اُردو یا انگریزی میں بیان کیجیے۔
Write the central idea of this 'Quita' in few sentences in Urdu or English.

۳۔ اس شعر کی تشریح اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔ Explain the following couplet in Urdu or English.

راحتِ بندگانِ حق جُستن
عینِ تقویٰ و زھد و دیندار یست

(۲)

۱۔ درج ذیل الفاظ کی ضدیں لکھیے۔ Write antonyms of the following words.

اَندرون ، رِھائی ، کلفت

۲۔ اس قطعے کے پیغام کو اُردو یا انگریزی میں بیان کیجیے۔
Write the central idea of this 'Quita' in few sentences in Urdu or English.

۳۔ 'دائرۂ قیدِ جھان' اس ترکیب کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے۔
Define the term 'دائرۂ قیدِ جھان' in your own words.

(۳)

۱۔ اُردو یا انگریزی میں اس قطعے کے بنیادی خیال پر روشنی ڈالیے۔
Explain in Urdu or English the central idea of this 'Quita'.

۲۔ 'کفچۂ گدائی' اِس ترکیب کی اُردو یا انگریزی میں وضاحت کیجیے۔
Explain the term 'کفچۂ گدائی' in Urdu or English.

سرسری مطالعه

۱- طبیبِ وظیفه شناس

در عهدِ یکی از خلفای عباسی پزشکی بود که خلیفه بحذاقتِ او اعتمادِ کامل داشت ، لیکن بیمناك بود که مبادا او را با پادشاهانِ دیگر رابطه باشد و بتحریكِ آنها در پیِ هلاكِ او بر آید- برای اینکه از چنین اندیشه ای فارغ شود خواست او را امتحان کند-

روزی وی را بخلوت خواند و گفت مرا دشمنی است که نمی خواهم آشکارا بقتلش برسانم- داروئی کُشنده بساز و بیاور تا باو بخورانم- طبیب گفت این از من بر نمی آید- روزی که من شغلِ طبابت را بر گُزیدم تصور نمی کردم جز دوای سودمند از من بخواهند- برین جهت دواهای مضر نیاموخته ام- اگر خلیفه جز آن خواهد اجازه دهد که بروم و بیاموزم- خلیفه گفت این بطول می انجامد- خلاصه هر قدر خلیفه اصرار کرد از طبیب همان پاسخِ نخستین شنید- ناچار بحبسِ او فرمان داد-

طبیب یك سال در زندان ماند و در آن مدت بمطالعهٔ کتب، خود را مشغول میداشت و از حبس شکایت نمی کرد- پس از یك سال خلیفه گفت او را حاضر ساختند و مال بسیار با شمشیر مقابلِ او نهادند- آنگاه گفت آنچه از تو خواسته ام امری است که صلاحِ مملکت در آنست و مرا از آن چاره نیست- اگر فرمانِ مرا اطاعت کنی این مال و چندین برابر از آنِ تو خواهد بود وگرنه می فرمایم با این تیغ گردنت را بزنند- طبیب بر آنچه نخست پاسخ داده بود کلمه ای نیفزود- خلیفه گفت ترا خواهم کشت- گفت بآنچه خدا خواسته باشد راضیم-

خلیفه در این تبسم کرد و باو گفت دل خوش دار که آنچه تاکنون کرده ام برای آزمائشِ تو بود- من از کید پادشاهان بیمناکم و می خواستم بر تو اعتماد داشته باشم و از دانشِ تو با خاطری آسوده بهره مند شوم- طبیب خلیفه را سپاس گفت- خلیفه گفت اکنون بگوی چه چیز ترا بر آن داشت که از خشم و تهدیدِ من نترسیدی و فرمانِ مرا اطاعت نکردی؟ طبیب گفت : دو چیز، یکی دینِ من که حکم می کند بادشمنان نکوئی کنم تاچه رسد بدوستان- و دیگر صنعتِ من که برای نفعِ مردم و حفظِ جانِ آنها بوجود آمده است- و ما طبیبان را قانونی ست که چون بخواهیم بکسی اجازهٔ معالجهٔ امراض دهیم نخست از او پیمان می گیریم که صنعتِ خود را در آزارِ مردم بکار نبرد و داروی کشنده نسازد و بکس نیاموزد- و من نتوانستم بر خلافِ دین و پیمانِ خود رفتار کنم- خلیفه چون این بشنید او را بنواخت و محلِّ اعتمادِ خود قرار داد-

فرہنگ (Glossary)

حذاقت	مہارت، ہوشیاری	Skill
آشکارا	ظاہری طور پر	Openly
بطول	دیر سے، تاخیر سے	Length of time, lately
صلاح	مصلحت	Goodness
کید	مکر، چال	Betrayal, treason
بھرہ مند	فائدہ حاصل کرنے والا	Beneficiary
تھدید	دھمکی	Threat, warning
صنعت	فن، ہنر	Art, craft
محلِّ اعتماد	بھروسے کے قابل	Trustworthy

پرسش / Exercise

۱۔ خلیفہ کے خوف میں مبتلا ہونے کا سبب تحریر کیجیے۔ Write the reason of Caliph's anxiety.

۲۔ خلیفہ نے طبیب سے جو تقاضا کیا ہے، اسے لکھیے۔ Write the demand of Caliph from the doctor.

۳۔ طبیب نے بادشاہ کو جو جواب دیا، وہ لکھیے۔ Write the answer given by the doctor to the Caliph.

۴۔ طبیب کو جیل میں ڈالنے کا سبب لکھیے۔ Write the reason behind the imprisonment of the doctor.

۵۔ اس سبق سے ہمیں جو پیغام ملتا ہے، اسے تحریر کیجیے۔ Write the message taught by this story.

۲- در صفتِ علم

علم بالست مرغِ جانت را | بر سپهر او برد روانت را
علم دل را بجای جان باشد | سرِ بی علم بدگمان باشد
دلِ بی علم چشمِ بی نورست | مردِ نادان ز مردمی دورست
مبر از پای علم و دانش پی | تا بقیوم در رسی و بحی
نیست آبِ حیات جز دانش | نیست بابِ نجات جز دانش
هر که این آب خورد باقی ماند | چشمِ او در جمالِ ساقی ماند
مددِ روح کن بدانش و دین | تا شوی همنشینِ روحِ امین
نور علمست و علم پرتوِ عقل | روشنست این سخن چه حاجتِ نقل؟
علم داری مشو براهِ ذلیل | علم بس راه را چراغ و دلیل
چون چراغ و دلیل و پرسیدن | هست ، در شب چراست ترسیدن؟
علم نورست و جهل تاریکی | علم راهت برد بباریکی
در پی کشف این و آن رفتن | جز بدانش کجا توان رفتن؟
علمِ خود را مکن زعقل اجدا | تا بدانی که کیست عقل و خدا
تن بدانش سرشته باید کرد | دل بدانش فرشته باید کرد
تنِ بی روح چیست ؟ مُشتی گرد | روحِ بی علم چیست ؟ بادی سرد
جهل خوابست و علم بیداری | زان نهانی و زین پدیداری
چون بعلمش یقین درست شود | در عمل نامدار و چُست شود

(اوحدیؔ)

فرهنگ (Glossary)

سپهر	آسمان، فلک	Sky
دانش	علم	Knowledge
پَرتَو	عکس	Shadow
حاجت	ضرورت	Necessity
کشف	تفتیش کرنا، تلاش کرنا	Discovery, detection

سرِشتن	ملانا، گوندھنا	To mix, mingle
مُشتی	ایک مٹھی	Fistful
نہانی	پوشیدہ	Hidden
پدیدار	ظاہر	Open
مردمی	مروّت، انسانیت	Humanity
روحِ امین	حضرت جبریلؑ	Name of an angle, Gabriel

Exercise / پرسش

۱۔ اس نظم کے پیش نظر علم و دانش کے تعلق سے اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔

Write your opinion about importance of knowledge and education in the light of this poem.

۲۔ نظم میں علم کو جن چیزوں سے تشبیہہ دی گئی ہے، بیان کیجیے۔

Write the importance and comparison of education through this poem.

۳۔ ہمیں علم سے دور نہیں جانا چاہیے، وجہ لکھیے۔

'Why should we not go away from education?' Give reason.

۱- اعداد

1. Numbers

خیلی kheili, بسیار besyar, يك yak, يکی yaki, دیگر digar, دیگری digari, چند chand, چندی chandi. How to express time? How to express age?

Cardinal		Ordinal			
يك	yak, yek	يکم	yokom, yekom	۱	1
دو	do	دوم	dovvam; دويم doyyam	۲	2
سه	se	سوم	sevvom; سيم seyyom	۳	3
چهار	chahar	چهارم	chaharom	٤	4
پنج	panj	پنجم	panjom	۵	5
شش	shesh	ششم	sheshom	٦	6
هفت	haft	هفتم	haftom	۷	7
هشت	hasht	هشتم	hashtom	۸	8
نه	noh	نهم	nohom	۹	9
ده	dah	دهم	dahom	۱۰	10
یازده	yazdah	یازدهم	yazdahom	۱۱	11
دوازده	davazdah	دوازدهم	davazdahom	۱۲	12
سیزده	sizdah	سیزدهم	sizdahom	۱۳	13
چهارده	chahardah	چهاردهم	chahardahom	۱٤	14
پانزده	panzdah	پانزدهم	panzdahom	۱۵	15
شانزده	shanzdah	شانزدهم	shanzdahom	۱٦	16
هفده	hevdah	هفدهم	hevdahom	۱۷	17
هیجده	hijdah	هیجدهم	hijdahom	۱۸	18
نوزده	nuzdah	نوزدهم	nuzdahom	۱۹	19
بیست	bist	بیستم	bistom	۲۰	20
بیست و يك	bist o yak, yek	بیست و يکم	bist o yakom	۲۱	21
بیست و دو	bist o do	بیست و دوم	bist v duvvam	۲۲	22

Cardinal		Ordinal			
بیست و سه	bist o se	بیست و سوم	bist o suvvom	۲۳	23
بیست و چهار	bist o chahar	بیست و چهارم	bist o chaharaom	۲۴	24
بیست و پنج	bist o panj	بیست و پنجم	bist o panjom	۲۵	25
بیست و شش	bist o shesh	بیست و ششم	bist o sheshom	۲۶	26
بیست و هفت	bist o haft	بیست و هفتم	bist o haftom	۲۷	27
بیست و هشت	bist o hasht	بیست و هشتم	bist o hashtom	۲۸	28
بیست و نه	bist o noh	بیست و نهم	bist o nohom	۲۹	29
سی	si	سی ام	siom	۳۰	30
چهل	chehel	چهلم	chehelom	۴۰	40
پنجاه	panjah	پنجاهم	panjahom	۵۰	50
شصت	shast	شصتم	shastom	۶۰	60
هفتاد	haftad	هفتادم	haftadom	۷۰	70
هشتاد	hashtad	هشتادم	hashtadom	۸۰	80
نود	navad	نودم	navadom	۹۰	90
صد	sad	صدم	sadom	۱۰۰	100
صد و یك	sad o yak	صد و یکم	sad o yakom	۱۰۱	101
صد و بیست و یك	sad o bist o yak	صد و بیست و یکم	sad o bist o yakom	۱۲۱	121
دویست	devist	دویستم	devistom	۲۰۰	200
سیصد	si sad	سیصدم	si sadom	۳۰۰	300
چهارصد	chahar sad	چهار صدم	chahar sadom	۴۰۰	400
پانصد	pan sad	پانصدم	pan sadom	۵۰۰	500
شش صد	shesh sad	شش صدم	shesh sadom	۶۰۰	600
هفت صد	haft sad	هفت صدم	haft sadom	۷۰۰	700
هشت صد	hasht sad	هشت صدم	hasht sadom	۸۰۰	800
نه صد	noh sad	نه صدم	noh sadom	۹۰۰	900
هزار	hazar	هزارم	hazarom	۱۰۰۰	1000

Cardinal		Ordinal			
هزار و يك	hazar o yak	هزار و يکم	hazar o yakom	۱۰۰۱	1001
هزار و بيست و يك	hazar o bist o yak	هزار و بیست و یکم	hazar o bist o yakom	۱۰۲۱	1021
هزار و صد و بيست و يك	hazar o sad o bist o yak	هزار و صد و بیست و یکم	hazar o sad o bist o yakom	۱۱۲۱	1121
دو هزار	do hazar	دو هزار	do hazarom	۲۰۰۰	2000
مليون	million				1,000,000
صفر	sefr				0

۲- مفرد و جمع (Singular and Plural)

فارسی زبان میں 'مفرد' سے 'جمع' بنانے کا قاعدہ نہایت آسان ہے:

(۱) 'اسم' کے آگے عام طور سے 'ان' بڑھا دینے سے جمع بن جاتی ہے۔ جیسے خواهر (بہن) سے خواهران، یار (دوست) سے یاران، طفل (بچہ) سے طفلان، شاگرد (شاگرد) سے شاگردان اور مرغ سے مرغان وغیرہ۔

(۲) 'اسم' کے آگے (غیر ذی روح چیزوں کے لیے) 'ها' لگا دینے سے جمع بن جاتی ہے۔ جیسے: مداد (پنسل) سے مدادها، ماه (مہینہ) سے ماه ها، میز (میز) سے میزها اور سنگ سے سنگ ها وغیرہ۔

لیکن 'جدید فارسی' میں جانداروں کے لیے 'ها' بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح 'ان' اور 'ها' دونوں مستعمل ہیں۔ جیسے مرغ ها، دوست ها، چشم ها، درخت ها، زن ها وغیرہ اور مرغان، دوستان، چشمان، درختان، زنان وغیرہ۔

(۳) اگر 'اسم' کا آخری حرف 'ا' یا 'و' ہو تو (تلفظ کی آسانی کے لیے) 'ان' کی بجائے 'یان' بڑھا دیتے ہیں جیسے: دانش جو – دانش جویان، دانا – دانایان، آقا – آقایان، جنگجو – جنگجویان، دروغ گو – دروغ گویان۔

(۴) 'اسم' کے آخر میں 'ه' آتی ہو تو 'ه' کو نکال کر اس کی جگہ 'گان' لگا دیتے ہیں۔ جیسے: پرنده سے پرندگان، ستاره سے ستارگان، پس مانده سے پسماندگان، رای دهنده سے رای دهندگان اور باشنده سے باشندگان وغیرہ۔

(۵) جہاں 'اسم' کی تعداد بتائی جائے وہاں 'عدد' کے ساتھ 'اسم' کو 'واحد' ہی لکھتے ہیں۔ جیسے: پنج گوشه، پنجگانه، چهار درویش، هفت رنگ، پنج انگشت، چهل حدیث، دو برادر، سه پهلو، سه بار، هفت روزه وغیرہ۔

مفرد	جمع	مفرد	جمع	مفرد	جمع
زن	زنان	پسر	پسران	سگ	سگان
دُختر	دختران	مرد	مردان	دانش مند	دانش مندان
مادر	مادران	درویش	درویشان	مردم	مردمان

مفرد	جمع
پدر	پدران
کودك	کودکان
پیر	پیران
مُرید	مریدان
ماشین	ماشین ها
توپ	توپ ها
روز	روزها
اِسم	اسم ها
چیز	چیز ها

مفرد	جمع
بزرگ	بزرگان
پیوسته	پیوستگان
بافنده	بافندگان
بچّه	بچگان
پرورده	پروردگان
خواجه	خواجگان
فرشته	فرشتگان
کُشته	کُشتگان

مفرد	جمع
پَلنگ	پَلنگان
اعزاز یافته	اعزاز یافتگان
سیّاره	سیّارگان
تابیده	تابیدگان
تشنه	تشنگان
زلزله زده	زلزله زدگان
دیده	دیدگان
مصیبت زده	مصیبت زدگان
سیلاب زده	سیلاب زدگان

2. Singular and Plural

In Persian language, the rule of making plural is very simple.

(1) Generally 'ان' is added after the noun to make it plural. Eg. خواهران from خواهر , مرغان from مرغ , شاگردان from شاگرد , طفلان from طفل , یاران from یار ,

(2) ها is added to the (non-living) noun to make plural such as مدادها from مداد (pencil), ماه ها from ماه (month), میزها from میز (table) and سنگ ها from سنگ
But in modern Persian, ان and ها are used for living nouns. Eg. مرغ ها , دوست ها , زن ها , درخت ها , چشم ها etc. and مرغان , دوستان , چشمان , درختان , زنان etc.

(3) If the noun ends with 'ا' or 'و' then the plural is made by adding 'یان' instead of 'ان'; such as: دانش جویان from دانش جو , دانایان from دانا , آقایان from آقا , جنگجویان from جنگجو , دروغ گویان from دروغ گو etc.

(4) If the noun ends with the letter 'ه', then the plural is made by replacing the last letter 'ه' by 'گان', such as پرندگان from پرنده , ستارگان from ستاره , پسماندگان from پسمانده , رای دهندگان from رای دهنده and باشندگان from باشنده .

(5) When the number of noun is shown, then the noun is written in singular with the number showing it. Eg.: پنج گوشه , پنجگانه , چهار درویش , هفت رنگ , پنج انگشت , چهل حدیث , دو برادر , سه پهلو , سه بار , هفت روزه etc.

Singular	Plural
سگ	سگان
دانش مند	دانش مندان
مردم	مردمان
پَلنگ	پَلنگان
اعزاز یافته	اعزاز یافتگان
سیّاره	سیّارگان
تابیده	تابیدگان
تشنه	تشنگان
زلزله زده	زلزله زدگان
دیده	دیدگان
مصیبت زده	مصیبت زدگان
سیلاب زده	سیلاب زدگان

Singular	Plural
پسر	پسران
مرد	مردان
درویش	درویشان
بزرگ	بزرگان
پیوسته	پیوستگان
بافنده	بافندگان
بچّه	بچگان
پرورده	پروردگان
خواجه	خواجگان
فرشته	فرشتگان
کُشته	کُشتگان

Singular	Plural
زن	زنان
دُختر	دختران
مادر	مادران
پدر	پدران
کودك	کودکان
پیر	پیران
مُرید	مریدان
ماشین	ماشین ها
توپ	توپ ها
روز	روزها
اِسم	اسم ها
چیز	چیز ها

Exercise / پرسش

۱۔ واحد لکھیے۔ — Write singulars.

دانش آموزان ، مورچگان ، گوسفندان ، پَزِشکان ، عروسك ها۔

۲۔ جمع بنائیے۔ — Write plurals.

آموزگار ، باد ، اَسب ، بزرگ ، خواجه

۳۔ مُرکّبِ توصیفی (Adjectival Construction)

صفت ، موصوف (اسم)، اضافت توصیفی

صفت: صفت وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کی اچھائی، برائی یا کوئی خصوصیت بیان کرتا ہے۔ مثلاً شیریں (میٹھا)، بزرگ (بڑا)، سیاہ (کالا) وغیرہ۔

موصوف: جس اسم کی اچھائی، برائی یا کوئی اور خصوصیت بیان کی جاتی ہے، اسے 'موصوف' کہتے ہیں۔ مثلاً سیبِ شیرین (میٹھا سیب)، میہنِ بزرگ (بڑا ملک)، سگِ سیاہ (کالا کتا) وغیرہ۔

درج بالا مثالوں میں ہر پہلا لفظ 'اسم' (موصوف) ہے اور دوسرا 'صفت'۔ 'شیرین' سیب کی صفت بیان کر رہا ہے اور 'بزرگ' میہن کی اور 'سیاہ' سگ کی۔ اس لیے 'سیب'، 'میہن' اور 'سگ' موصوف ہیں۔

موصوف اور صفت سے جو مرکب بنتا ہے اسے 'مرکّبِ توصیفی' کہتے ہیں۔

3. Adjectival Construction

صفت **(Adjective):** An adjective is a word which describes the quality of noun.

مـــوصـوف **(Noun Qualified)** : It is the noun which is qualified by the adjective. Such as سیبِ شیرین . In this example, سیب is the noun and شیرین is the adjective. Hence سیب is موصوف . Other examples are: کشورِ بزرگ , سگِ سیاه , بوی گل , نامۂ پدر etc. In these examples, کشور and سگ are nouns and بزرگ and سیاه are adjectives. Hence the phrase made by joining noun and adjective is called Adjectival Construction (مرکّبِ توصیفی).

Exercise / پرسش

۱۔ ذیل کے الفاظ کے ساتھ صفت لگائیے۔ — **Add adjectives to the following words.**

لباس ، اسپ ، میوه ، پسر ، کتاب

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے۔ — **Translate into Persian.**

گرم ہوا ، اونچا درخت ، پرانا جوتا ، کڑوا پھل

۳۔ اُردو یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔ — **Translate the following in Urdu or English.**

درِ کُهنه ، وطنِ عزیز ، مردِ دانا ، صدای بلند

۴۔ مرکّبِ اِضافی (Possessive Construction)

مضاف ، مضاف الیه ، اضافتِ نسبتی

'مرکبِ اضافی' میں تین حصے ہوتے ہیں: مضاف، مضاف الیہ اور اضافتِ نسبتی۔ 'مضاف' اور 'مضاف الیہ' کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اور انھیں 'اضافتِ نسبتی' سے جوڑا جاتا ہے۔

مضاف : وہ اسم جسے کسی دوسرے اسم سے نسبت دیں 'مضاف' کہلاتا ہے۔

مضاف الیہ : وہ اسم جس کی طرف کسی اسم کو نسبت دیں 'مضاف الیہ' کہلاتا ہے۔ مثلاً خوشۂ انگور ، کتابِ شهلا۔

درج بالا مثالوں میں 'خوشه' اور 'کتاب' مضاف ہیں جبکہ 'انگور' اور 'شهلا' مضاف الیہ۔ قاعدہ ہے کہ مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں۔ اضافتِ نسبتی (زیر، ہمزہ) کا استعمال اسی طرح ہوگا جس طرح صفت اور موصوف کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

مثالیں :

خانۀ پرویز	کلاهِ برادر	صندلیِ پزشک
پنجرۀ من	مارِ آستین	ماهیِ دریا
نامۀ پدر	نانِ گندم	آب و هوای افریقه
کتاب خانۀ دبستان	بیاضِ سلیم	سزای موت
گربۀ لیلٰی	آبِ کوثر / زم زم	دوای مریض

4. Possessive Construction

There are three parts in مرکبِ اضافی : مضاف , مضاف الیه and اضافتِ نسبتی .

مضاف and مضاف الیه are joined by اضافتِ نسبتی .

مضاف : It is a nount which is shown in possession of another noun.

مضاف الیه : It is that noun which possesses another noun,

such as خوشۂ انگور , کتابِ شهلا

In these examples, خوشه and کتاب are مضاف whereas انگور and شهلا are مضاف الیه.

The rule is that مضاف comes first and مضاف الیه comes later.

اضافتِ نسبتی : زیر or همزه are used in the same way as is used in adjective and noun.

Examples:

خانۂ پرویز	کلاهِ برادر	صندلیِ پزشک
پنجرۂ من	مارِ آستین	ماهیِ دریا
نامۂ پدر	نانِ گندم	آب و هوای افریقه
کتاب خانۂ دبستان	بیاضِ سلیم	سزای موت
گربۂ لیلیٰ	آبِ کوثر / زم زم	دوای مریض

Exercise / پرسش

۱۔ ذیل کے الفاظ کے ساتھ 'مضاف' یا 'مضاف الیہ' کا اضافہ کیجیے۔

Add مضاف or مضاف الیه to the following words.

پیراهن ، خانه ، درخت ، چشم ، پا

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے۔

Translate into Persian.

جوکا دانہ ، باغ کا دروازہ ، کشمیر کا سیب ، شیخ سعدی کا وطن ، سر کا درد

۳۔ اُردو یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔

Translate the following in Urdu or English.

سگِ کوچه ، بچّۂ راهُل ، مدادِ دانش جو ، آرزویِ دِل ، باغِ آفریدی

۵- اشاره و مشارٌ الیه (Demonstrative Pronouns)

اشارہ : 'آن'اور'این' حروفِ اشارہ ہیں۔قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے'این' اوردور کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے'آن' کا استعمال کیا جاتا ہے۔

حروفِ اشارہ	ترجمہ	جمع
این	یہ	اینان (یا) اینها
آن	وہ	آنان (یا) آنها

مشارالیہ : جس اسم کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اسے'مشارالیہ' کہتے ہیں۔

5. Demonstrative Pronouns

اشاره : آن (that) and این (this) are the demonstrative pronouns. آن is used for farther things and این is used for nearby things. Their plurals are آنها (those) and اینها (these). These words demonstrate the nouns which follow these words.

Examples/مثالیں	Translation / ترجمہ	
این کتاب است۔	یہ کتاب ہے۔	This is a book.
این میز است۔	یہ میز ہے۔	This is a table.
این صندلی است۔	یہ کرسی ہے۔	This is a chair.
آن ماشین است۔	وہ کار ہے۔	That is a car.
آن گاو است۔	وہ گائے ہے۔	That is a cow.
آن پُلیس است۔	وہ پولس ہے۔	That is a police.man.

٦- مصادر (Infinitives)

مصادر 'مصدر' کی جمع ہے۔ فارسی میں مصدر کے آخر میں 'دن' یا 'تن' آتا ہے۔ اُردو میں فعل کے آخر میں 'نا' اور انگریزی میں verb کے شروع میں 'to' آتا ہے۔ انھیں 'علامتِ مصدر' کہتے ہیں۔ مثلاً آمدن یعنی آنا، نشستن یعنی بیٹھنا۔

ہر مصدر کے آخر میں 'ن' آتا ہے۔ اگر مصدر سے 'ن' نکال دیں تو مادّۂ ماضی (ماضی مطلق صیغۂ واحد غائب) بن جاتا ہے۔ جیسے آمدن سے آمد (وہ آیا) اور نشستن سے نشست (وہ بیٹھا) وغیرہ۔ ذیل میں مادّۂ ماضی اور مادّۂ مضارع دیے جارہے ہیں۔

مصدر (Infinitive)	اُردو معنی	Meaning in English	مادّۂ ماضی (Past stem)	مادّۂ مضارع (امر) (Present stem)
آمدن	آنا	To come	آمد	آ / آی
رفتن	جانا	To go	رفت	رو
نوشتن	لکھنا	To write	نوشت	نویس
خواندن	پڑھنا	To read	خواند	خوان
خوردن	کھانا	To eat	خورد	خور
نوشیدن	پینا	To drink	نوشید	نوش
خندیدن	ہنسنا	To laugh	خندید	خند
گریستن	رونا	To weep	گریست	گری
آوردن	لانا	To bring	آورد	آور / آر
بُردن	لے جانا	To carry, to take away	بُرد	بَر
خریدن	خریدنا	To buy	خرید	خَر
فروختن	بیچنا	To sell	فروخت	فروش
زیستن	جینا، زندہ رہنا	To live	زیست	زی
مُردن	مرنا	To die	مُرد	میر
ایستادن	کھڑا ہونا	To stand	ایستاد	ایست
نشستن	بیٹھنا	To sit	نشست	نشین
دیدن	دیکھنا، ملنا	To see, to meet	دید	بین
پُرسیدن	پوچھنا	To ask	پُرسید	پُرس
گفتن	کہنا	To say, to tell	گفت	گو / گوی
ساختن	بنانا	To make, to build	ساخت	ساز
خوابیدن	سونا	To sleep	خوابید	خواب
بَرخاستن	اُٹھنا	To rise	بَرخاست	بَرخیز

مصدر (Infinitive)	اُردو معنی	Meaning in English	مادّۂ ماضی (Past stem)	مادّۂ مضارع (امر) (Present stem)
زدن	مارنا	To strike, to beat	زد	زن
کُشتن	(جان سے) مارنا	To kill	کُشت	کُش
کردن	کرنا، انجام دینا	To do	کرد	کُن
کَندن	کھودنا، اکھیڑنا	To dig, to root out	کَند	کَن
کشیدن	کھینچنا	To draw	کشید	کَش
شناختن	پہچاننا، جاننا	To recognise, to know	شناخت	شناس
آراستن	سجانا	To decorate	آراست	آرای
بُریدن	کاٹنا	To cut	بُرید	بُر
پَریدن	اُڑنا	To fly	پَرید	پَر
باریدن	بارش ہونا	To rain	بارید	بار
چیدن	چننا، ترتیب دینا	To pick up, to arrange	چید	چین
پوشیدن	پہننا	To wear	پوشید	پوش
دادن	دینا	To give	داد	ده
جَستن	اُچھلنا، کودنا، چھلانگ لگانا	To climb, to jump	جَست	جهه
جُستن	ڈھونڈنا	To search, to find	جُست	جُو
ترسیدن	ڈرنا	To fear	ترسید	ترس
داشتن	رکھنا	To have	داشت	دار
برداشتن	اُٹھانا، لینا	To lift, to take	برداشت	بردار
آموختن	سیکھنا، سکھانا	To learn, to teach	آموخت	آموز
روئیدن	اُگنا	To grow	روئید	روی
کاشتن	اُگانا، بونا	To grow, to sow	کاشت	کار
فرستادن	بھیجنا	To send	فرستاد	فرست
نمودن	دِکھلانا	To show	نمود	نمای
دَویدن	دوڑنا	To run	دَوید	دَو
رِسانیدن	پہنچانا	To reach	رِسانید	رِسان
رسیدن	پہنچنا، میوہ کا پکنا	To arrive, to reach, to ripe	رسید	رس
سوختن	جلنا، جلانا	To burn	سوخت	سوز

ماڈۂ مضارع (امر) (Present stem)	ماڈۂ ماضی (Past stem)	Meaning in English	اُردو معنی	مصدر (Infinitive)
افروز	افروخت	To kindle, to shine	روشن کرنا، روشن ہونا	افروختن
گریز	گریخت	To flee, to run away	بھاگنا، فرار کرنا	گریختن
آفرین	آفرید	To create	پیدا کرنا	آفریدن
باش	باشید	To be	ہونا	باشیدن
شو	شُد	To be, to become	ہونا	شدن
خواه	خواست	To desire, to wish	مانگنا، چاہنا	خواستن
توان	توانست	To can	سکنا	توانستن
بای	بایست	To be necessary, must	چاہنا، لازم ہونا	بایستن
شايي	شایست	To be fit, to be worthy of	چاہنا، مستحق ہونا	شایَستن
شوی	شست	To wash	دھونا	شستن
آميز	آميخت	To mix	ملانا	آميختن
آزار	آزُرد	To annoy	ستانا	آزُردن
آزمای	آزمود	To test	آزمانا	آزمودن
اندوز	اندوخت	To amass	جمع کرنا، ذخیرہ کرنا	اندوختن
بخش	بخشيد	To forgive	خطا بخشنا	بخشيدن
بند	بست	To shut, to tie	باندھنا	بستن
دان	دانِست	To know	جاننا	دانِستن
شنو	شنيد	To hear	سننا	شُنيدن
نهه	نهاد	To put, to place	رکھنا	نهادن
یاب	یافت	To find, to get	پانا	یافتن

6. Infinitives

In Persian, the infinitive is the form of verb which ends with دن or تن. In Urdu it ends with نا whereas in English, it is followed by 'to'. These suffixes to infinitives are called علامتِ مصدر in Persian. Eg. آمدن to come; نشستن to sit. In Persian, every infinitive ends with ن. If ن is removed from a مصدر, then simple past tense is obtained. Eg. آمد is obtained from آمدن (He/she came); نشست from نشستن (He/she sat) etc.

۷۔ حرفِ اضافه (Preposition)

حرفِ اضافہ وہ حروف ہیں جن سے جملے یا ترکیب میں اس کا دوسرے لفظ سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔
فارسی میں حرفِ اضافہ دو گروہ میں تقسیم ہوتا ہے:

۱۔ وہ جن میں زیر اضافت استعمال نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً

با ، به ، در ، از ، بی ، بر ، تا ، را

۲۔ وہ جن میں زیر اضافت استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

برای ، زیر ، پیش ، بیرون ، نزد ، طرف ، روی ، بدون

(الف) مندرجہ ذیل جملوں کا مطالعہ کیجیے۔

طوطی در قفس است۔
غذایش بیرونِ قفس است۔
گربه زیرِ میز است۔
کتاب بر روی میز است۔
او بادیگر بچه ها بازی می کند۔
این بچه دوستِ من است ،
او از ممبئی آمد۔
صندلی نزدِ میز است۔
پیشِ مریم سبد است۔
سبد پُر از میوه ها برای خوردن است۔

(ب) مندرجہ ذیل جملوں کا مطالعہ کیجیے۔

این ترن از ممبئی به ناگپور می رود۔
آن طفل بسوی شجر می رود۔
این طفل بدونِ کلاه است۔
عمران از صبح تا شام کار می کند۔
خانهٔ من طرفِ مسجد است۔
بدونِ کیفِ درسی به مدرسه نروید۔
آش بی مزه است۔

7. Preposition

Preposition حرفِ اضافه is a word placed before a noun or a pronoun to show the relation between it and some other word in the sentence.

In Persian, prepositions fall in two groups:

(1) Those used without *ezafat* (zer) as:

با ، به ، در ، از ، بی ، بر ، تا ، را

(2) Those used with *ezafat* (zer) as:

برای ، زیر ، پیش ، بیرون ، نزد ، طرف ، روی ، بدون

(A) Study the following sentences:

The parrot is in the cage.	طوطی در قفس است۔
It's food is outside the cage.	غذایش بیرونِ قفس است۔
The cat is under the table.	گربه زیرِ میز است۔
The book is upon the table.	کتاب بر روی میز است۔
He is playing with other children.	او بادیگر بچه ها بازی می کند۔
This child is my friend, he came from Mumbai.	این بچه دوستِ من است ، او از ممبئی آمد۔
A chair is near the table.	صندلی نزدِ میز است۔
The basket is before Maryam.	پیشِ مریم سبد است۔
The basket is full of fruits for eating.	سبد پُر از میوه ها برای خوردن است۔

(B) Study the following sentences:

This train goes from Mumbai to Nagpur.	این ترن از ممبئی به ناگپور می رود۔
That boy is running towards the tree.	آن طفل بسوی شجر می رود۔
This boy is without a cap.	این طفل بدونِ کلاه است۔
Imran works morning to evening.	عمران از صبح تا شام کار می کند۔
My house is towards Masjid.	خانۀ من طرفِ مسجد است۔
Do not go to school without school bag.	بدونِ کیفِ درسی به مدرسه نروید۔
The soup is tasteless.	آش بی مزه است۔

Exercise / پرسش

ا۔ قوسین میں دیے ہوئے حرفِ اضافہ سے خالی جگہ پُر کیجیے۔

Fill in the blanks with suitable prepositions from the brackets.

۱۔ تاج محل .... شهرِ آگره واقع است۔	(در ، بر)
۲۔ معلم .... لب خند واردِ کلاس شد۔	(با ، از)
۳۔ غذا .... انسان خیلی ضروری است۔	(برای ، زیر)
۴۔ قلم .... میز است۔	(برای ، بر روی)
۵۔ احمد و مونس .... اطاق بازی می کنند۔	(بیرون ، برای)
۶۔ روز .... کار کردن است۔	(را ، برای)
۷۔ دیروز من .... پارك آمدم۔	(تا ، از)
۸۔ نوشین .... غزاله............... مدرسه می رود۔	(با ، به ، بی)

۸- امر و نهی (Imperative and Negative Imperative)

(الف) اَمر(Imperative) :

'امر' وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے۔ چوں کہ حکم صرف مخاطب ہی کو دیا جاتا ہے، اس لیے اس کے صرف دو ہی صیغے ہوتے ہیں : واحد حاضر اور جمع حاضر۔

قاعدہ: مادّۂ مضارع کے شروع میں ' ب ' بڑھا دینے سے امر بنتا ہے۔ جیسے 'رفتن' سے رَو سے پہلے ' ب ' بڑھائیں تو بِرو اور بروید بن جائے گا۔

مثال: (۱) صیغۂ واحد حاضر : برو = تو جا ، (۲) صیغۂ جمع حاضر : بروید = تم جاؤ/ تم سب جاؤ

مثالیں: جواب بدہ ، آبِ تازہ بنوشید ، بہ مدرسہ برو ، جواب بنویسید۔

(ب) نهی (Prohibitive or Negative Imperative) :

'نہی' وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے۔ فعل امر کی طرح اس کے بھی دو ہی صیغے ہوتے ہیں۔

قاعدہ: فعل امر کے شروع میں بجائے ' ب ' کے ' م ' یا ' ن ' لگانے سے 'فعل نهی' بن جاتا ہے۔

فعلِ امر		فعلِ نهی	
واحد حاضر	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع حاضر
برو	بروید	مرو / نرو (تو نہ جا)	مروید / نروید (آپ مت جائیے)
بخور	بخورید	مخور / نخور (تو نہ کھا)	مخورید / نخورید (آپ نہ کھائیے)
بیا	بیایید	میا / نیا (تو مت آ)	میایید / نیایید (آپ مت آئیے)
بکُن	بکنید	مکُن / نکُن (تو مت کر)	مکُنید / نکُنید (آپ نہ کیجیے)
بیآزار	بیآزارید	میآزار / نیآزار (تو نہ ستا)	میآزارید / نیآزارید (آپ نہ ستائیے)
بگو	بگویید	مگو / نگو (تو نہ بول)	مگویید / نگویید (آپ نہ کہیے)
بنویس	بنویسید	منویس / ننویس (تو مت لکھ)	منویسید / ننویسید (آپ مت لکھیے)

مثالیں: از خانہ بیرون مرو ، کسی را دشنام مدہ ، امشب در عبادتِ الٰهی مشغول بباش ، کارِ امروز بفردا مگذار ، بہ آواز بلند بخوانید ، امشب بہ خانۂ من میا ، خاموش بنشین صدا مکُن ، آنچہ ندانی مگو ، روی کتاب منویس ، حسرت نخورید خدا بزرگ است۔

8. Imperative and Negative Imperative

(A) امـــــر Imperative: A verb in imperative form expresses command or direct request. Commands or requests are generally directed towards the addressee. Hence, they are used in 'second person singular' and 'second person plural' pronouns.

Rule: In Persian, imperative is obtained by adding ب before the مـــضـــــــارع (aorist). For instance, from infinitive رفتن , we get aorist رَو and by adding ب , it becomes برو and بروید

Eg.: (1) Second person singular : برو you go.

(2) Second person plural : بروید you (all) go.

Eg.: جواب بده , آبِ تازه بنوشید , به مدرسه برو , جواب بنویسید

(B) نهـــــی Prohibitive or Negative Imperative: A verb in negative imperative form expresses prohibition. Like imperative, prohibitive verb is also used in 'second person singular' and 'second person plural' pronouns.

Rule: In Persian, prohibitive is obtained by adding م or ن , (instead of ب as in imperative) before the aorist. Eg.: مکن , مرو , نکن , نرو .

فعلِ نهی		فعلِ امر	
Second Person Plural	Second Person Singular	Second Person Plural	Second Person Singular
Don't go (pl.) مروید / نروید	(Don't go) مرو / نرو	بروید	برو
Don't eat (pl.) مخورید / نخورید	(Don't eat) مخور / نخور	بخورید	بخور
Don't come (pl.) میایید / نیایید	(Don't come) میا / نیا	بیایید	بیا
Don't do (pl.) مکُنید / نکُنید	(Don't do) مکُن / نکُن	بکنید	بکُن
Don't tease (pl.) میآزارید / نیآزارید	(Don't tease) میآزار / نیآزار	بیآزارید	بیآزار
Don't talk (pl.) مگویید / نگویید	(Don't talk) مگو / نگو	بگویید	بگو
Don't write (pl.) منویسید / ننویسید	(Don't write) منویس / ننویس	بنویسید	بنویس

Examples:

از خـــانـــه بیـرون مـرو ، کـســی را دشـنـــام مــده ، امشب در عبـادتِ الٰهی مشغـول بباش ، کـارِ امـروز بـفـردا مـگـذار ، به آواز بلند بخوانید ، امشب به خانهٔ من میا ، خاموش بنشین صدا مکُن ، آنچه ندانی مگو ، روی کتاب منویس ، حسرت نخورید خدا بزرگ است۔

۹- حرف های استفهام (Interrogative Particles)

وہ کلمے جو کسی بات کے پوچھنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں 'حرف های استفهام' کہلاتے ہیں۔ مثلاً

کی (که)، چه ، چرا ، چطور ، چند تا ، کجا ، کَی (چه وقت) ، کدام ، آیا ، چگونه۔

9. Interrogative Particles

The words used for asking a question are called interrogative words or interrogative particles.

Eg. کی (که)، چه ، چرا ، چطور ، چند تا ، کجا ، کَی (چه وقت) ، کدام ، آیا ، چگونه

مثالیں (Examples)

۱- کی از دهلی آمد ؟	* محمود از دهلی آمد۔
۲- حامد به کُجا رفت ؟	* حامد به بازار رفت۔
۳- زبیر چطور به مدرسه رفت؟	* زبیر با دو چرخه به مدرسه رفت۔
۴- تو چند تا خواهر داری ؟	* من سه خواهر دارم۔
۵- شما کَی (چه وقت) از امراوتی آمدید؟	* من دیروز صبح از امراوتی آمدم۔

Exercise / پرسش

۱- قوسین میں دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے۔

Fill in the blanks with suitable words from the brackets.

۱- شما .... این کار کردید؟	(چه ، چرا ، آیا)
۲- ایشان .... از دهلی آمدند؟	(کَی ، چه ، کُجا)
۳- تو برادرِ شکیل را .... جواب دادی؟	(کَی ، چندتا ، چه)
۴- او این کتاب را از .... خرید؟	(چه ، کی ، کدام)
۵- اسمِ مادرش .... است؟	(کُجا ، چه ، چطور)

۱۰۔ فعل (Verb)

زمانے کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: (۱) زمانۂ ماضی (۲) زمانۂ حال (۳) زمانۂ مستقبل

فارسی میں زمانۂ ماضی کی چھ (٦) قسمیں ہیں:

(۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب یا ماضی نقلی (۳) ماضی بعید

(۴) ماضی استمراری (۵) ماضی شکی یا احتمالی (٦) ماضی تمنائی یا شرطی

فارسی جملہ: فارسی جملے میں پہلے 'فاعل' اور آخر میں 'فعل' آتا ہے۔ باقی متعلقات درمیان میں آتے ہیں۔ جملوں میں فعل، فاعل کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر فاعل واحد ہو تو فعل بھی واحد ہوگا۔ فاعل جمع ہو تو فعل بھی جمع ہوگا۔ گویا فعل کی گردان فاعل یا ضمیر کے مطابق ہوگی۔

مثلاً: فیروز از بازار آمد۔ پسران از بازار آمدند۔

10. Verb

There are three main tenses of verb: (1) Past tense (2) Present tense (3) Future tense.

In Persian, there are six sub-tenses of past tense:

(1) Past Indefinite (ماضی مطلق)
(2) Present Perfect (ماضی قریب یا ماضی نقلی)
(3) Past Perfect (ماضی بعید)
(4) Past Continuous (ماضی استمراری)
(5) Past Dubious Tense (ماضی شکی یا احتمالی)
(6) Past Conditional (ماضی تمنائی یا شرطی)

In Persian, the sentence begins with a subject and ends with the verb with all other insertions in between these two. If the subject is singular, the verb will also be singular. If the subject is plural, the verb will also be plural. Eg.: فیروز از بازار آمد۔ , پسران از بازار آمدند۔

۱۱۔ ماضی مطلق (Past Indefinite Tense)

ماضی مطلق وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کام کا ہونا ظاہر ہوتا ہے لیکن کام ہونے کے صحیح وقت کا تعین نہیں ہوسکتا کہ آیا کام قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں ہوا ہے یا دور کے۔

قاعدہ : ماضی مطلق بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کے آخر کا 'ن' گرادیں تو ماضی مطلق کا صیغۂ واحد غائب بنتا ہے۔ جسے ہم مادّۂ ماضی کہتے ہیں۔ جیسے 'آمدن' سے 'آمد' یعنی وہ آیا۔ 'رفتن' سے 'رفت' یعنی وہ گیا۔ باقی صیغوں کے لیے 'آمد' اور 'رفت' کے بعد علامتِ ضمیر لگاتے ہیں۔

11. Interrogative Particles

Past indefinite tense, the verb shows that the action is over but it does not specify the time.

Rule: In Persian, the past indefinite tense is obtained by removing ن from the infinitive such as آمد (he/she came) from آمدن and رفت (he/she went) رفتن

علامتِ ضمیر اور مصدر 'آمدن' سے ماضی مطلق کی گردان۔

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب	صیغے
یم	م	ید	ی	ند	—	علامت ضمیر
رفتیم	رفتم	رفتید	رفتی	رفتند	رفت	گردان
ہم سب گئے	میں گیا	تم سب گئے	تو گیا	وہ سب گئے	وہ گیا	ترجمہ

۱۲۔ ماضی قریب (ماضی نقلی) (Present Perfect Tense)

'ماضی قریب' وہ فعل ہے جس میں قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں کام کا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

قاعدہ : ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب یا مادّۂ ماضی کے آگے 'ہ است' بڑھانے سے ماضی قریب بنتا ہے۔ مثلاً آمدن سے ماضی مطلق واحد غائب آمد۔ آمد کے آگے 'ہ است' لگائیں تو 'آمده است' صیغۂ واحد غائب بنتا ہے۔ باقی صیغوں کے بنانے کے لیے 'است' کی جگہ علامتِ ضمیر استعمال کی جاتی ہے۔

12. Present Perfect Tense

In present perfect tense, the verb shows that the action has taken place.

Rule: In Persian, the present perfect tense is obtained by adding 'ه است' to the verb in past indefinite tense. Eg. from آمدن we get آمد and then we add 'ه است' to make it آمده است (he/she came) present perfect tense.

مثالیں (Examples):

Translation	ترجمہ	گردان	علامتِ ضمیر	صیغے
He/she has come.	وہ آیا ہے۔	آمده است	–	واحد غائب
They have come.	وہ آئے ہیں۔	آمده اند	ند	جمع غائب
You have come.	تو آیا ہے۔	آمده ای	ی	واحد حاضر
You have come.	تم سب آئے ہو۔	آمده اید	ید	جمع حاضر
I have come.	میں آیا ہوں۔	آمده ام	م	واحد متکلم
We have come.	ہم سب آئے ہیں۔	آمده ایم	یم	جمع متکلم

مثالیں (Examples):

خدا زمین و آسمان را آفریده است۔ ایشان برای ما میوه های تازه فرستاده اند۔ من آبِ خنک نوشیده ام ۔ ما او را کتاب های خوب داده ایم۔ تو برادرِ حمید را نامه نوشته ای۔ شما میز و صندلی خریده اید ۔ او کتابم بُرده است ۔ ما قلمِ قشنگی آورده ایم۔ من 'گلستانِ سعدی' را خوانده ام۔

Exercise / پرسش

۱۔ مصدر 'گفتن'، 'خواندن' اور 'خریدن' سے زمانۂ ماضی قریب کی گردان لکھیے اور ان کا ترجمہ بھی کیجیے۔

Write declension (گردان) of infinitives گفتن , خواندن and خریدن in present perfect tense and translate the same in Urdu or English.

۲۔ مناسب ضمائر سے جملے مکمل کیجیے۔

Complete the sentence with suitable pronouns.

۱۔ .... نان آوردہ اند۔

۲۔ .... از قلمِ سرخ نوشتہ ام۔

۳۔ .... کارِ خوب کردہ اید۔

۳۔ اُردو یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔

Translate in Urdu or English.

۱۔ ایشان لباس ھای نو پوشیدہ اند۔

۲۔ تو 'داستانِ الف لیلہ' شنیدہ ای۔

۳۔ من درسِ خود را حاضر کردہ ام۔

۴۔ ما او را میوہ ھای شیرین و تازہ دادہ ایم۔

۵۔ او قلمِ قشنگی آوردہ است۔

۱۳ - ماضی بعید (Past Perfect Tense)

ماضی بعید وہ فعل ہے جس میں دور کے گزرے ہوئے زمانے میں کام کا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ یا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گزرے ہوئے زمانے میں کام بہت پہلے ہو چکا تھا۔

قاعدہ : ماضی مطلق واحد غائب (یا مادۂ ماضی) کے آگے 'ہ بود' بڑھانے سے 'ماضی بعید' واحد غائب بن جاتا ہے۔ جیسے :

آمد + ہ + بود = آمده بود (وہ آیا تھا)

باقی صیغوں کے لیے گردان اُسی طرح ہوگی جس طرح ہم نے ماضی مطلق یا ماضی قریب میں علامت ضمیر آخر میں لگائی ہیں۔

13. Past Perfect Tense

In past perfect tense, the verb shows that the action has completed in the past.

Rule: In Persian, the past perfect tense is obtained by adding 'ہ بود' to the verb in past indefinite tense. Eg. from آمدن we get آمد and then we add 'ہ بود' to make it آمده بود (he/she had come) in past perfect tense.

مصدر : 'دیدن' سے ماضی بعید میں گردان :

Translation	ترجمہ	گردان	علامتِ ضمیر	صیغے
He/she had seen.	اُس نے دیکھا تھا۔	او دیده بود	–	واحد غائب
They had seen.	ان لوگوں نے دیکھا تھا۔	ایشان دیده بودند	ند	جمع غائب
You had seen.	تو نے دیکھا تھا۔	تو دیده بودی	ی	واحد حاضر
You had seen.	تم لوگوں نے دیکھا تھا۔	شما دیده بودید	ید	جمع حاضر
I had seen.	میں نے دیکھا تھا۔	من دیده بودم	م	واحد متکلم
We had seen.	ہم سب نے دیکھا تھا۔	ما دیده بودیم	یم	جمع متکلم

مثالیں (Examples):

او انعام یافته بود۔ تو قلمش برده بودی۔ من از باغ سیبی رسیده آورده بودم۔ شما شیرِ گرم نوشیده بودید۔ ما در جنگل پلنگ دیده بودیم۔ ایشان دیروز به کجا رفته بودند۔

Exercise / پرسش

۱۔ مصدر 'خوردن' اور 'نشستن' سے ماضی بعید کی گردان مع ترجمہ لکھیے۔

Write declension (گردان) of infinitives خوردن and نشستن in past perfect tense and translate the same.

۲۔ ماضی بعید کے مناسب افعال لکھ کر جملے مکمل کیجیے۔

Complete the following sentences with suitable verbs in past perfect tense.

۱۔ من از پرویز .... (پُرسید)

۲۔ ایشان کارِ نیك .... (کردن)

۳۔ او 'گلستانِ سعدی' .... (خواندن)

۴۔ شما در اُتاق روی نیمکت .... (نشستن)

۳۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے۔

Translate in Persian.

۱۔ تم نے بلی کو دیکھا تھا۔ ۲۔ وہ یہاں کیوں آیا تھا؟

۳۔ اکبر اور جمیل نے امتحان دیا تھا۔ ۴۔ ہم اسکول گئے تھے۔

۱۴۔ مضارع (Aorist)

مضارع وہ فعل ہے جس میں زمانۂ حال اور مستقبل دونوں کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً 'رفتن' سے 'رَوَد' یعنی وہ جاتا ہے یا جائے گا۔ 'آمدن' سے 'آید' یعنی وہ آتا ہے یا آئے گا۔ 'یافتن' سے 'یابَد' یعنی وہ پاتا ہے یا پائے گا وغیرہ۔

مصدر سے مضارع بنانے کے کوئی آٹھ قاعدے ہیں، لیکن اس ابتدائی مرحلے میں ان کی تفصیلات میں جانا مناسب نہیں۔ مصدر کے ساتھ ہم نے پچھلے سبق میں 'مادّۂ مضارع' یاد کیا ہے۔

مادّۂ مضارع سے فعل مضارع بنانا زیادہ آسان ہے۔ جدید فارسی گرامر میں اسی طریقے کو استعمال میں لایا گیا ہے۔ چنانچہ فعل مضارع بنانے کے لیے مادّۂ مضارع کے آگے 'د' بڑھا دیں اور 'د' سے پہلے والے حرف پر زبر لگا دیں تو فعل مضارع واحد غائب بن جاتا ہے۔

مصدر	مادّۂ مضارع	فعل مضارع	ترجمہ
آوردن	آور	بیاورد / آوُرَد	وہ لاتا ہے یا لائے گا۔
کردن	کُن	بکند / کُنَد	وہ کرتا ہے یا کرے گا۔

14. Aorist

Aorist (مضارع) is such form of verb which has the meanings of both present and future. Eg. from رفتن we get رَوَد which means he goes or he will go; from آمدن we get آید which means he comes or he will come and so on.

There are 8 formulas to make aorist from the infinitive but we shall avoid the details here as we have studied مادّۂ مضارع in the previous lesson.

It is simple to make فعل مضارع from مادّۂ مضارع. In modern Persian grammar, the same

method is used. To make فعل مضارع we add 'د' after مادّهٔ مضارع and put a زبر on the letter before 'د'. It becomes فعل مضارع in 'third person singular'.

مصدر	مادّهٔ مضارع	فعل مضارع	Translation
آوردن	آور	بیاوُرَد / آوُرَد	He brings or he will bring.
کردن	کُن	بکُنَد / کُنَد	He is doing or he will do.

Exercise / پرسش

Translate in Urdu or English. ۱۔ اُردو یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔

۱۔ حالا چه کُنیم و کُجا برویم؟

۲۔ در نامه چه بنویسند؟

۳۔ اگر تو دوا بخوری خوب بشوی۔

۴۔ بچّه ها مار را نزَنند مَبادا بگزَد۔

۵۔ اگر با ما دیگر کاری ندارید مُرَخّص شویم۔

۱۵۔ زمانۂ حال (Present Tense)

زمانۂ حال وہ فعل ہے جس سے موجودہ زمانے میں کام کا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً 'می آید' وہ آتا ہے یا وہ آرہا ہے۔ 'می رود' وہ جاتا ہے یا وہ جارہا ہے۔

مضارع کے صیغوں سے پہلے 'می' بڑھا دینے سے زمانۂ حال بنتا ہے۔

15. Present Tense

In present tense, the verb shows the action is taking place in present tense.

Eg. می آید (he/she comes); می رود (he/she goes or he is going)

We get present tense in Persian by adding می after the مضارع.

مصدر نوشتن سے زمانۂ حال کی گردان :

صیغے	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گردان	می نویسد	می نویسند	می نویسی	می نویسید	می نویسم	می نویسیم
ترجمہ	وہ لکھتا ہے	وہ سب لکھتے ہیں	تو لکھتا ہے	تم سب لکھتے ہو	میں لکھتا ہوں	ہم سب لکھتے ہیں
	وہ لکھ رہا ہے	وہ سب لکھ رہے ہیں	تو لکھ رہا ہے	تم سب لکھ رہے ہو	میں لکھ رہا ہوں	ہم سب لکھ رہے ہیں

مثالیں (Examples):

ما از دبستان می آییم۔ ایشان کارِ خود را انجام می دهند۔ ما نامۂ احمد می خوانیم۔

من امروز به ممبئی می روم۔ در تابستان هوا گرم می شود۔ تو به کجا می روی؟

امروز مادرِ من از ممبئی می آید۔

پرسش / Exercise

۱۔ مصدر 'آمدن' اور 'رفتن' سے زمانۂ حال میں گردان مع ترجمہ کیجیے۔

Write declension (گردان) of infinitives آمدن and رفتن in present tense and translate the same.

۲۔ اُردو یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔ **Translate in Urdu or English.**

۱۔ او کار می کند۔

۲۔ ما برای گردش می رویم۔

۳۔ در فصلِ بهار میوه ها می رسند۔

۴۔ موهن چه می خورد؟

۵۔ برادرِ شما در حیاطِ مدرسه بازی می کند۔

۳۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے۔ **Translate in Persian.**

۱۔ وہ خط لکھ رہا ہے۔

۲۔ بچے کیوں ڈر رہے ہیں؟

۳۔ سیما مدرسے سے گھر جا رہی ہے۔

۴۔ تم بلّی کو کیوں ستا رہے ہو؟

۱۶۔ جِنس (Gender)

جنس سے نر اور مادہ کا اظہار ہوتا ہے یا کسی شخص یا شے میں صنف کا نہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

جس اسم سے نر کا اظہار ہوتا ہے اسے جنس مذکر کہتے ہیں۔ مثلاً اسپِ نر، خروس، پدر، برادر۔

اور جس اسم سے مادہ معلوم ہوتا ہو اسے جنسِ مونث کہتے ہیں۔ مثلاً اسپِ ماده، ماکیان، مادر، خواهر۔

وہ اسم جس سے بے جان شے معلوم ہو اسے جنسِ معرّیٰ یا لا جنس کہتے ہیں۔ مثلاً کتاب، باد، سنگ وغیرہ۔

اور وہ اسم جس سے نر یا مادہ دونوں ظاہر ہوتے ہیں، اسے جنسِ مشترک کہتے ہیں۔ مثلاً پرنده، دوست۔

جب ہم کسی جنس کا خاص طور پر اظہار کرنا چاہتے ہیں تو لفظ کے بعد نر یا مادہ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً شیر نر، شیر ماده، سگِ نر، سگِ ماده، فیلِ نر، فیلِ ماده۔

کبھی کبھی مرد یا زن کے الفاظ بھی جنس کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً مرد گدا، زن گدا، پیر مرد، پیرزن، شیر مرد، شیرزن۔

فارسی میں جنس کی بنیاد پر مصدر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً

(۱) او رفت — وہ گیا/گئی۔
(۲) سعدان آمد — سعدان آیا۔
(۳) نزیهه آمد — نزیہہ آئی۔

16. Gender

Gender shows male or female of a person or no gender of any object. Indication of male is called 'Masculine gender'; indication of female is called 'Feminine gender' and the object which does not indicate any gender is called 'Neuter gender'.

Examples of Masculine gender: اسپ نر ، خروس ، پدر ، برادر

Examples of feminine gender: اسپِ ماده ، ماکیان ، مادر ، خواهر

Examples of Neuter gender: کتاب ، باد ، سنگ

The gender which indicates both, the masculine and feminine gender is called 'Common gender', such as پرنده ، دوست

To indicate a gender, we add suffix نر or ماده to the noun, such as سگِ نر, شیرِ ماده, شیرِ نر, فیلِ ماده, فیلِ نر, سگِ ماده etc.

Sometimes the words مرد and زن are also used to indicate gender, such as زن گدا, مرد گدا, شیر زن, شیر مرد, پیر زن, پیر مرد

In Persian, the infinitive does not change with the change of gender. For example.

(1) او رفت — He / She went.

(2) سعدان آمد — Saadan came. (3) نزیهه آمد — Nazeeha came.

Exercise / پرسش

Write masculine gender of the following words. ۱۔ ذیل کے اسموں کی جنسِ مذکر لکھیے۔

مادر ، خواهر ، عروس ، ماکیان ، شتر ماده ، اسپ ماده ، پیرزن ، خانم ، بانو ، بیگم ، بُز ماده ، زنِ رختشو ، خاتون ، شهربانو ، دُختر ، آهوی ماده ، زن۔

Write feminine gender of the following words. ۲۔ ذیل کے اسموں کی جنسِ مؤنث لکھیے۔

مردِ خیاط ، داماد ، بُز نر ، خان ، خُروس ، آقا ، بیگ ، پدر ، برادر ، خواجه ، پسر ، شهریار ، آهوی نر ، شیر نر ، شیر مرد ، مردِ درویش ، شوهر ، مرد۔

Identify the gender of the following words. ۳۔ ذیل کے الفاظ کی جنس پہچانیے۔

آدم ، درخت ، سنگ ، مرد ، خواهر ، چشم ، سبزی ، آتش ، داماد ، دوست ، شریك ، همدم ، مشتری۔

۱۷۔ صنائع و بدائع

۱۔ **تشبیہ (Simile)** : اس صنعت کو کہتے ہیں جس میں دو مختلف چیزوں کا باہم مقابلہ کیا جاتا ہے اور اُن میں کم از کم ایک بات مشترک ہوتی ہے۔ تشبیہ کے لیے ہمیشہ مانند ، چون، مثل، ھمچو جیسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثالیں :

۱۔ بهروز مثلِ شیر بهادر است۔

۲۔ چه قیامت است جانان که بعاشقان نمودی
رُخِ همچو ماهِ تابان دلِ همچو سنگِ خارا

۲۔ **استعارہ (Metaphor)** : اس صنعت کو کہتے ہیں جس میں دو چیزوں کا باہم پوشیدہ مقابلہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں یہ نہیں کہا جاتا کہ ایک چیز دوسری چیز کے مشابہ ہے۔ مثالیں :

۱۔ پدر و مادر شجرِ سایه دار اند۔

۲۔ سرو سیمینا به صحرا می روی
خوب بد عهدی که بی ما می روی

۳۔ **مبالغہ (Hyperbole)** : اس صنعت کو کہتے ہیں جس میں کسی بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے۔ مثالیں :

۱۔ شاعر در اشکش غرق شد۔

۲۔ چو گرزش را او از نگه موم کرد
شکوه نریمان را شوم کرد

۴۔ **تلمیح (Allusion)** : اس صنعت کو کہتے ہیں جس میں کسی تاریخی واقعے یا مشہور قصے یا عقیدے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔
مثالیں :

۱۔ دورِ مجنون گذشت و نوبتِ ما ست
هر کسی پنج روزه نوبتِ اوست

۲۔ در فراقِ تو چنان ای بت محبوب کنم
صبرِ ایوب کنم گریهٔ یعقوب کنم

17. Figures of Speech

(1) Simile : A simile is a figure of speech that makes comparison, showing similarities between two different things. A simile draws resemblance with the help of the words 'like' or 'as'. Eg.:

۱۔ بهروز مثلِ شیر بهادر است۔

۲۔ چه قیامت است جانان که بعاشقان نمودی
رُخ همچو ماهِ تابان دل همچو سنگِ خارا

(2) Metaphor : Metaphor is a figure of speech in which a word or phrase is applied to an object or action to which it is not literally applicable. A metaphor states that one thing is another thing. Eg.

۱۔ پدر و مادر شجرِ سایه دار اند۔

۲۔ سرو سیمینا به صحرا می روی
خوب بد عهدی که بی ما می روی

(3) Hyperbole : Hyperbole is a poetic device or figure of speech which involves over-statement or exaggeration of ideas for the sake of emphasis. Eg.

۱۔ شاعر در اشکش غرق شد۔

۲۔ چو گرزش را او از نگه موم کرد
شکوه نریمان را شوم کرد

(4) Allusion : Allusion is a figure of speech in which a brief and indirect reference is made to a person, place, thing or idea of historical, cultural, literary or political significance. Eg.

۱۔ دورِ مجنون گذشت و نوبتِ ما ست
هر کسی پنج روزه نوبتِ اوست

۲۔ در فراقِ تو چنان ای بت محبوب کنم
صبرِ ایوب کنم گریهٔ یعقوب کنم

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

MAHARASHTRA STATE BUREAU OF TEXTBOOK PRODUCTION AND CURRICULUM RESEARCH, PUNE.

गुल–हाय–फारसी (पर्शियन), इयत्ता ११ वी

₹ 99.00